137093
8370

سوانح عمری

المو سوم بہ

غنچہ مراد اسلام

درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو ٭ ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

حضرت اقدس و فخر قوم ہمدرد اسلام جناب مولانا مولوی نواب صدر الدین حسین خانصاحب

دامت برکاتہم رئیس اعظم بڑودہ کی مبارک زندگی کے مختصر حالات

جسکو خاکسار منشی عاشق حسین حنفی چشتی احمدآبادی گجراتی نے برائے افادہ مومنین و مطالعہ ناظرین و ہدیۂ شائقین تالیف کیا اور کتبخانہ زبدۃ الملک بڑودہ نے جملہ حقوق مصنف سے حاصل کرنیکے بعد اپنے خرچ سے چھپوایا اور شائع کیا:

باہتمام خاکسار رشید احمد انصاری در مطبع احمدی از طبع مزین گشتہ جلوہ گاہ جہان گردید

تعداد ۳۰۰۰ جلد

قیمت ۳/-

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری ثمرہ ہے قلم کا حمد باری
کرتا ہے یہ دو زباں سے یکسر حمد حق و مدحت پیمبر
پانچ انگلیوں میں یہ حرف زن ہی یعنی کہ مطیع پنجتن ہی

ناظرین۔ آج ہم آپ کی خدمت میں ایک ایسے مولوی کی سوانحعمری پیش کرتے ہیں جس کی روش تمام زمانہ حال کے مولویوں سے نرالی ہی، اور ایک ایسے نواب و رئیس کا تذکرہ سناتے ہیں جسکے عادات و خصائل حلیہ و شمائل زمانہ حال کے نوابوں اور رئیسوں سے علحدہ ہیں۔ اس سوانح عمری کو دیکھ کر ہمارے علماے بزرگ مولوی بننا سیکھیں اور ان حالات کو پڑھ کر ہمارے امرا و رئیس۔ نواب اور رئیس بننا سیکھیں۔ زمانہ سلف

Marfat.com

ہیں جو خوبیاں ہماری قوم کے علما اور رؤسا میں موجود تھیں اُسکا
نمونہ اس سوانحعمری میں آپکو نظر آئیگا۔ تمام قومی ہمدردوں کو اُسکا مطالعہ
اسلامی ہمدردی سکھا دیگا۔ اتفاق کسے کہتے ہیں اور اخلاق کسے
کہتے ہیں اور رہنمائی کس کا نام ہے اور ہمدردی کیا چیز ہے۔ اور ہماری ترقی
پانے کی کیا صورتیں ہیں اور ہماری بداقبالی کے اسباب کیا کیا ہیں
خاکسار نے سب کچھ سبق نواب صاحب کی تصانیف اور نواب صاحب
کی خدمت و رفاقت کی بدولت حاصل کیا۔ اور اپنے دوستوں کو
اس نعمت اور اس دولت سے فیضیاب بنانے کے لیے آج اس
مختصر سوانحعمری غنچۂ مراد اسلام میں درج کردیا ہے۔
واللہ یھدی علی صراط مستقیم اللھم وفقنا لما تحب و ترضیٰ۔

راقم اثم خاکسار منشی عاشق حسین چشتی حنفی گجراتی احمد آبادی

المرقوم ۷۔ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوانح عمری

المؤسوم بہ

غنچہ مُرادِ اسلام

جو عرش سے ہی فرش تلک آدمی میں ہی
کیا کیا نہیں ہی اسمیں کہ سب کچھ اسی میں ہی

نواب صاحب قوم سادات حسینی اور سُنی المذہب حنفی المشرب

Marfat.com

ہیں آپکے بزرگ ہرات سے دہلی ہیں وارد ہوئے مگر اب چار پشت
سے بڑودہ میں قیام ہے آپکے آبا و اجداد سے سید محمد علی نام شاہ دہلی کے
اُستاد اور وزیر نظام الملک بہادر آصف جاہ اول کے بھی استاد
اور اتالیق تھے دہلی سے سرکار نظام کے ہمراہ دکن تشریف لائے
تھے۔ نواب سید نورالدین ابن محمد علی آپکے مورثِ اعلیٰ ہیں سرکار
انگریزی میں بھی اور پیشوا کے دربار میں انکا بڑا مرتبہ تھا۔ انکے صاحبزادہ
نواب نصیرالدین ریاست گائکواڑ بڑودہ میں سب سے بڑے سردار
تھے۔ صرف لشکر کے مصارف کے لیے پرگنہ ساولی تین لاکھ روپیہ
کی آمدنی کا آپکے تحت تصرف میں تھا جو ہمارے فخر قوم نواب صاحب
حال کے پردادا تھے فخر قوم نواب صدر دین حسین خاں صاحب ۱۲۹۵ھ
مطابق ۱۲۹۵ھ بروز جمعہ صبح کو ۹ بجے ۲۶ ماہ محرم کو پیدا ہوئے
جب تین سال کی عمر تھی کہ نواب صاحب کے والد نواب وجیہ الدین
حسین خاں صاحب کا انتقال ہوا۔ بہ حالت یتیمی نواب صاحب نے
اپنی والدہ کے دامن عاطفت میں پرورش اور تربیت پائی نواب صاحب
ماں کے بطن سے اکیلے ہیں بڑودہ راؤپورہ میں نواب باڑہ میں آپکی

Marfat.com

جائے سکونت ہی مکان ہی میں تعلیم بطرز قدیم حاصل کی۔ اٹھارہ سال
کی عمر میں آپکے چچا نواب کمال الدین حسین خاں صاحب مرحوم کی
صاحبزادی مہر جہاں بیگم صاحبہ سے آپ کی شادی ہوئی آپکی جاگیر
میں دس گاؤں ہیں۔ پونا۔ آبوا۔ سینا۔ ولیو۔ یہ چار گاؤں ضلع
سورت پرگنہ چوراسی میں ہیں۔ اور موضع پربہلدرد۔ کردورا علاقہ
گائکواڑی ضلع نوساری میں ہیں۔ اور موضع کنجن باڑی وکشنا پور
علاقہ نظام ملک دکن قریب اورنگ آباد کے ہیں۔ اور موضع داوڑی
ریاست جوناگڈہ ملک کاٹھیاواڑ میں۔ یہ سب گاؤں میں آپ کا نصف
حصہ ہوا اور نصف میں تمام کُنبے کے لوگ یعنی رشتہ داروں کا حصہ ہے۔
نواب صاحب نے بیس برس کی عمر سے جبکہ تعلیم کا زمانہ ختم ہوا
تصنیف وتالیف کا شغل اختیار کیا تمام دن لکھنے پڑھنے میں گذرتا ہے
اور شوق کتب بینی بھی حد سے زائد ہی ہیانتک کہ آنکھیں ضعیف ہوگئیں
اور چشمہ کا استعمال کرنا پڑا نواب صاحب کی تصانیف پر ہندوستان
کے ان اخباروں میں جو ریویو چھپے ہیں قابل دید ہیں ہمیشہ آپ کے
سامنے میز پر تازہ بتازہ کتابیں دھری ہوتی ہیں۔ حکیم نیاز علیخانصاحب

Marfat.com

افغانی امرتسری نے ان ریویوز کو ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے اور نام
گلدستہ ریویوز رکھا ہے۔ اس میں وہ سب ریویو ہیں جو مختلف اوقات
میں گلزار ہند پنجہ فولاد الہدیٰ لاہور۔ الہادی سیالکوٹ۔ الحق سندھ
حیدر آباد۔ الاسلام الہ آباد پیسہ اخبار۔ اہلحدیث امرتسر۔ البشیر اٹاوہ۔ رسالہ
ادیب آگرہ۔ سرمہ روزگار آگرہ۔ الرفیق رنگون۔ رسالہ معارف
علیگڈھ۔ رسالہ البلاغ بمبئی وغیرہ میں بہت تعریف لکھی ہے۔ اسبات کو
زمانہ جانتا ہے کہ امیروں اور نوابوں میں عالم بہت کم ہیں علوم دینی
مذہبی میں کسی امیر و رئیس کو ایسا مشغول کسی نے دیکھا ہے برس کی عمر میں
ایسی شہرت و عزت اور مقبولیت پیدا کرنا کہ ہزاروں عالموں کو ضعیف العمری کے
زمانہ میں بھی نصیب نہیں ہوتی اور ایسے مفید علمی مشاغل اختیار
کرنا جن سے امراء اور روساء کو عموماً کوئی تعلق نہیں ہوتا فی الحقیقت اعجاز
اور کرامت ہے بقول شاعر ؎

خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جاویں پیمبری مل جائے

بہت لوگ جو آپ کی تصانیف کو پڑھتے ہیں جب انہیں معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

کہ نواب صاحب کی کیا عمر ہی تو دریائے حیرت میں غوطہ زن ہوتے ہیں اور بجز اسکے کہ داد الٰہی و عطائے ربانی کے قائل ہوں اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ؎

ایں سعادت بہ زور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

لیکن اس کی بڑی وجہ جو بہت غور کے بعد ہماری سمجھ میں آئی وہ یہ ہے کہ آنحضرت رسول خدا حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے فرمایا ہی میں تم میں دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک تو کتاب اللہ کی دوسری آل اپنی اسے نگاہ رکھیو۔ اس حدیث سے حضور سرور عالم کا یہ مطلب تھا کہ اگر قرآن پر تم عمل کرتے رہو گے تو راہِ راست سی ہرگز نہ ڈگو گے۔ دوم قرآن کو سمجھانا اور پیشوائی کا حق یہ میری آل کا کام ہی۔ انہیں سے پورا ہو گا اور کسی سے پورا نہو گا پس خدا کے رسول کا یہ قول سچا ہی اور اس کی صداقت نواب صاحب کی تصانیف دیکھنے سے سمجھ میں اچھی طرح آجاتی ہی کہ بیشک خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اور امت محمدیہ کو راہ راست دکھلانے کے لیے سیدوں ہی کو تیار کرتا ہے

Marfat.com

چنانچہ نواب صدر دین حسین خاں کو جو قوم سادات سے ہیں یہ قابلیت اور سعادت بخشی جو لوگونکو سراسر حیرت میں ڈال رہی ہے۔

نواب صاحب کی تصانیف کے پانچ سلسلے ہیں سلسلہ اول یہ ہے گلدستہ لکچر۔ گلدستہ فیض۔ گلدستہ رفاہ۔ گلدستہ فلاح نالہ صدر نغمۂ صدر گلدستہ تمیز۔ گلدستہ علوم۔ گلدستہ منافع۔ گلدستہ شعور۔ گلدستہ معلومات۔ بیس برس کی عمر سے پچیس برس کی عمر تک جو تصانیف آپکی شہرت پذیر ہوئیں وہ یہی سلسلہ اول کی کتابیں ہیں۔

نواب صاحب کی تصانیف سلسلہ دوم یہ ہے۔

اسلام کی تعلیم۔ اسلام کے عقائد۔ اسلام کی خوبیاں۔ اسلام کی صداقت اسلام کی ترقی۔ اسلام کے نواہی۔ اسلامی حقوق۔ اسلام کی حمایت۔ اسلام کے حسنات۔ اسلام کا اتالیق۔ محرم کی بدعتیں۔ پچیس برس کی عمر سے تیس برس کی عمر تک جو تصانیف آپکی فیض بخش خاص و عام ہوئیں وہ سلسلہ دوم کی کتابیں ہیں۔

نواب صاحب کی تصانیف سلسلہ سوم میں یہ کتابیں ہیں۔

Marfat.com

علاج معصیت علاج حرص علاج غفلت علاج جہالت علاج
نادانی علاج ظلم و انانی کا سبق ۳ حصہ ولی کی پہچان۔ اور سلسلہ چہارم میں
یہ کتابیں ہیں۔ اصلاح البشر۔ اصلاح العباد۔ اصلاح القلوب اصلاح المتقین
اصلاح اللعبین۔ اصلاح المومنین۔ اصلاح المعتدین۔ قال اللہ۔
قال الرسول۔ تیس برس کی عمر سے ۳۵ برس کی عمر تک جو تصانیف
آپکی جلوہ جہان آرا ہوئیں وہ سلسلہ سوم چہارم و پنجم کی کتابیں ہیں۔
نواب صاحب نے اپنی تصانیف کے شائع کرنے میں بڑی تکلیف
و جدجہد کی ہے تمام ہندوستان کی اکثر انجمنوں کو سوسو عدد کتابیں مفت
برائے تقسیم روانہ کیا کرتے ہیں چنانچہ مدراس بنگلور کراچی لاہور امرتسر
بمبئی۔ پونہ۔ ناسک جنیر۔ احمدنگر۔ شولہ پور۔ بیجاپور۔ زنجیرہ۔ اورنگ آباد۔
حیدرآباد دکن۔ سورت۔ جوناگڈہ۔ احمدآباد۔ پٹن۔ ڈلیسہ۔ وغیرہ میں
کئی بار کثرت سے کتابیں تقسیم ہوئیں پھر دوسری بار ایک اور طریقہ
سے کتابیں تقسیم کیں یعنی دو شخص مقرر کیے کہ وہ ہر شہر میں جاکر
جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ کتابیں تقسیم کریں چنانچہ بھوپال اندور جاورہ بھوساول

Marfat.com

اجمیر وغیرہ میں لیکن بہت خرچ ہونیکی وجہ سے اب یہ ارادہ موقوف کیا ہی نواب صاحب
کی تصانیف کے ترجمے گجراتی زبان میں شہر امریلی کاٹھیاواڑ میں میمن ابراہیم بن داؤد
صاحب رسالہ ہدایت المومنین اور اخبار اسلام گزٹ کے اڈیٹر نے شروع
کیے ہیں چنانچہ سلام کے عقائد اسلام کی خوبیاں۔ گلدستہ تمیز دانائی کا
سبق گنجینہ آرام گلدستہ فلاح گجراتی زبان میں چھپ گئی مرہٹی اور انگریزی
میں ترجمہ منشی عبداللہ صاحب بن محمد اڈیٹر اخبار تحفہ دکن رئیس پونہ
نے شروع کیا ہی۔ اور اسلام کی صداقت کا ترجمہ روسی
زبان میں ملک ترکستان۔ شہر تاشکند میں ہوا ہے نواب
صاحب نے اپنی زندگی میں صدہا کام قابل تحسین کیے ہیں
جو ہمیشہ یادگار رہیں گے ایک تو کتابوں کی تصنیف کا کام
ہے جو قوم کو فیض اس سے پہونچ رہا ہی وہ اظہر من الشمس ہے دوسرا
کتبخانہ اسلام ہی یہ کتبخانہ سنہ ۱۹۰۱ء میں کھولا ہی اس میں تمام کتب میں اردو
زبان کی جمع کی ہیں کوئی علم اور کوئی فن ایسا نہیں جس کی کتاب اس
کتبخانہ میں نہ ہو ایسا کتبخانہ اردو زبان کا تمام علاقہ بمبئی میں نہیں ہے

Marfat.com

اس کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سو قسم کی کتابیں اس کتبخانہ میں موجود ہیں سب سے بڑھ کر داد اس کتبخانہ کی وہ ہے جو ہندوستان کے مشہور فاضل شمس العلما مولانا شبلی نعمانی صاحب ناظم مدرسہ ندوۃ العلما نے فرمائی۔ نواب صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے فاضل مولانا کے وہ لفظ اس کتب خانہ کی تعریف میں مجھے تمام اہل دنیا کی تعریف سے زیادہ مسرت بخشتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اردو زبان میں اسقدر علوم قدیمہ وجدیدہ و فنون کثیرہ کی کتابیں موجود ہیں مگر آپکا کتب خانہ دیکھنے سے معلوم ہوا۔ انجمن ترقی اردو کو اس کی اطلاع کرنی چاہیئے کاش یہ کتب خانہ لکھنؤ یا دہلی میں ہوتا۔ تاکہ اس کی قدر ہوتی اور اسی طرح اس کتب خانہ کی شمس العلما مولانا حالی مدظلہ و جناب قبلہ حکیم اجمل خاں صاحب حاذق الملک اور مولوی حسن نظامی صاحب دہلوی جیسے بزرگوار نے بھی بعد ملاحظہ کے بیحد تعریف فرمائی ہے علی ہذا لکھنؤ میں حسام الملک نواب علی حسن خاں صاحب بہادر اب تک جو کوئی پوچھتا ہے اُس سے یہی فرماتے ہیں کہ درحقیقت اردو کی خدمت میں یہ ایک بڑا کام کیا ہے جو والیان ریاست میں سے ہر ایک راجہ اور نواب کو کرنا زیبا اور مناسب ہے

Marfat.com

اُردو زبان کی کتابیں جمع کرنے سے پبلک کو جسقدر فائدہ پہونچنے کی امید ہے وہ کسی اور زبان کی کتابوں کے ذخائر سے نہیں ہو سکتی اسلیے کہ اردو ہندوستان کی قومیکا زبان ہے اور ہر ایک شخص اپنی مادری زبان کو اپنے لیے سہل سمجھکر انہیں کتب بینی کا زیادہ شائق نظر آتا ہے اور آسے عبارت سمجھنے اور مطلب معلوم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی اور جبکہ ہر علم و فن کی اس میں کتابیں موجود ہیں تو ہر شخص اپنے مذاق کی کتابیں پڑھکر اُس سے خاصا عالم اور فاضل باسانی بن سکتا ہے اور بڑی معلومات بہم پہونچا سکتا ہے۔

نواب صاحب کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔ سید امین الدین و سید معز الدین یہ دونوں علیگڈھ محمدن کالج انگلش ہوم میں تعلیم پاتے ہیں اور ایک صاحبزادے سید فخرالدین لکھنؤ دار العلوم ندوہ میں تعلیم پاتے ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ نواب صاحب کو پروردگار عمر دراز عطا کرے اور جو کام اپنی قوم کی بہتری کا آغاز کیا ہے اس میں انکو کامیابی بخشے اور ایسے ہمدرد قوم کو عاقبت میں جزائے خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

Marfat.com

ذیل میں ہم نواب صاحب کا کلام قدرے قلیل ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ناظرین ضرور اس سے محظوظ ہونگے ۔

کہتے ہیں لوگ تم میں علم و ہنر نہیں ہے	غیرت نہیں ہے جسمیں وہ تو بشر نہیں ہے
یہ آہ کا گنہ ہے یا کان کی خطا ہے	ہم آہ کر رہے ہیں تمکو اثر نہیں ہے
ہر جا ہے تیرا نوحہ ہر سو ہے تیرا ماتم	وہ کونسی سبھا ہے جو چشم تر نہیں ہے
افسوس گرمجوشی تجھہ میں نظر نہ آئی	پتھر ہے اُسنے بہتر جس میں شرر نہیں ہے
جاپان وجرمنی سے عزت کرو جو حاصل	پھر کون کہہ سکیگا تم میں ہنر نہیں ہے
تعلیم پانے والے کیا کہانگے بیچارے	ہیں کھیل گھر بہت سے حرفت کا گھر نہیں ہے
جاں کو گھلاؤ اپنی ای صدر انکے غم میں	کچھہ قوم کی ترقی خالہ کا گھر نہیں ہے

غزل در نعت

پہونچائیگی فنا سوے دار البقا مجھے	چھوڑونگا گر خودی تو ملیگا خدا مجھے
تقدیر ہی سناتی ہے اے مدعا مجھے	پلوا دے جام شربت دیدار کا مجھے
اکسیر مجھکو سمجھے اُسید تمام خلق	اپنی زباں سے کہدو اگر خاکپا مجھے
بھرتا ہوں آشنائی کا جب سے تمہاری دم	سب آشنا سمجھتے ہیں نا آشنا مجھے

Marfat.com

اے صدر جوش رحمت پروردگار دیکھ کے
محشر میں پیش آئیگی میری خطا مجھے

غزل

جبتک دہن میں اپنے خدایا زباں رہے
شانِ رسول پاک کا ہر دم بیاں رہے

فردوس کی جو مجھکو ہو خواہش تو لطف کیا
میں چاہتا ہوں میری طلب میں جناں رہے

پوچھیں اگر وہ مجھ سے کہ کیا چاہتے ہو تم
کردوں میں صاف عرض کہ تو مہرباں رہے

اے صدر کچھ نشان لحد سے نہیں ہے کام
تھا عاشق رسول بس اتنا نشاں رہے

غزل دیگر

عاشقوں میں تیری مشہور سراسر میں ہوں
کوئی الفت میں ہو رسوا تو مقرر میں ہوں

ڈھونڈو بہتر جو زمانہ میں تو بہتر ہی ہیں آپ
پوچھو بدتر جو خلائق میں تو بدتر میں ہوں

کردیا حسن کی دولت نے تری مجھکو غنی
اس زمانہ میں اگر ہوں تو تونگر میں ہوں

حشر میں پیاس سے تڑپونگا تو دینگے نبی
صدر اس حال پہ تو آساقی کوثر میں ہوں

Marfat.com

غزل دیگر در نعت

دل میرا فکر جہاں سے کبھی یکسو نہوا
ہائے کمبخت میرا دلپہ بھی قابو نہوا

جوش گریہ بپا درد جدائی سے رہے
بند اِک پل بھی مری آنکھ کا آنسو نہوا

تیر و نشتر ہوئے ایجاں تری مژگاں نہوئے
تیغ و خنجر ہوا پیارے ترا ابرو نہوا

سرو بے سود ہی جس سیر میں نہیں ترا خیال
دل وہ ناکام ہے جس دل میں کہ خود تو نہوا

شکر ہے فکر دو عالم سے رہائی بخشی
پیچ قسمت کا خیالِ خمِ گیسو نہوا

باغ و بستاں سے کبھی جی نہ بہلیگا اے حکم
سامنے آنکھوں کے جبتک کہ وہ گلرو نہوا

غزل در نعت

ہم اپنی بڑی عز و شاں دیکھتے ہیں
تمہیں جس گھڑی مہرباں دیکھتے ہیں

ترا لامکاں پر مکاں دیکھتے ہیں
تجھے باعثِ این و آں دیکھتے ہیں

آنکھیں ہم فدا ہونے لگتی ہیں نظریں
مدینے کی جب برجیاں دیکھتے ہیں

فلک پر گماں کرتے ہیں یا دلوں کا
جو آہوں کا بہری دھواں دیکھتے ہیں

گداؤں کو تیرے سکندر سے بڑھکر
مدارج میں صاحبقراں دیکھتے ہیں

Marfat.com

بہت دن کے بعد اب پڑھو ہمیں یارو   یہ اک مجمع شاعراں دیکھتے ہیں

وہی شاعری کو سمجھتے ہیں ہم سے
جو اہل سخن طرز بیاں دیکھتے ہیں

غزل دیگر

کون آتا ہے گلشن میں کہ ہر گل شاد ہے   بلبلو تم کے آنے کی مبارکباد ہے
غنچے ہیں ہوں یا شیخ الشیوخ یاد ہے   کیجئے حل میری مشکل یہ دم امداد ہے
چاند دو ٹکڑے ہوا اک اشارے سے ترا   یہ تری معجزہ انگشت کا ایجاد ہے

تیری نعت احمد میں خوب ہی لکھی ہے
ہر سخنور سن کے بولا اچھا کہ میرا داد ہے

غزل دیگر

عشق میں تیرے مصیبت کا مصیبت آئی   تجھ میں تیرے قیامت کی قیامت آئی
تیری الفت میں اگر جان نکل جائے مری   میں سمجھوں گا کہ سر پر شہادت آئی
تو میں سمجھوں مصیبت کی ہوئیں کافور   جب ترے ہجر میں سب کی نوبت آئی

Marfat.com

نعت احمد میں جو اے حمد غزل تو نے کہی
منہ ترا چومنے اللہ کی رحمت آئی

نظم قومی

پہلے مرشد کوئی دنیا کا طلبگار نہ تھا
دیں فروشی کا کبھی گرم یہ بازار نہ تھا

رسم آبائی کا کوئی بھی طرفدار نہ تھا
شرع پر چلتے تھے حجت نہ تھی انکار نہ تھا

علم سے اور ہنر سے کوئی بیزار نہ تھا
قوم کو جہل و حمق کا کبھی آزار نہ تھا

ایک دن وہ تھا کہ ہم میں کوئی بیکار نہ تھا
اسطرح قید مصیبت میں گرفتار نہ تھا

کھیل میں وقت نہیں کھوتا تھا اپنا لغو
گنجفہ سے ہمیں اے دوست سروکار نہ تھا

نہ بدوں سے ہمیں اُلفت تھی نہ رندوں سے کام
اچھے لوگوں کی رفاقت سے ہمیں عار نہ تھا

ہمکو رہتی تھی سدا علم و ہدایت کی تلاش
ایسا غافل بھی نہ تھا گر کوئی ہشیار نہ تھا

جسطرح آج بنے بیٹھے ہیں دشمن باہم
پہلے اسطرح سے ہم میں کوئی اغیار نہ تھا

رنج و بغض نہاں اور محبت ظاہر
پہلے اسطرح سے ہم میں کوئی مکار نہ تھا

ہم نہ احسان کا احسان کیا کرتے تھے
اپنے ہمسایہ سے بڑھکر کوئی غمخوار نہ تھا

پھیری آج تو گردن پہ شریعت کی چھری
منع کرنے کے لیے کیا کوئی دیندار نہ تھا

یاد رکھنا یہی پوچھیگا خدا محشر میں
تم میں اسلام کا کوئی بھی مددگار نہ تھا

Marfat.com

جہل و نادانی سے ہر خیر کو شرمان لیا
دل جو تاریک تھا تو رستہ بھی ہموار نہ تھا

ہم نے حق گوئی میں حق جوئی میں کوتاہی کی
ورنہ منزل پہ پہونچنا کوئی دشوار نہ تھا

نہ تو عزت کی طلب ہے نہ ترقی کا خیال
اپنے اسلاف میں ایسا کوئی زنہار نہ تھا

ہم میں جب آئی کجی ہو گیا اقبال بھی کج
آسماں ہم سے کبھی بر سر پیکار نہ تھا

غیر کی کس لیے کی تو نے خوشامد اے صدر
کیا ترے سامنے احمد کا دربار نہ تھا

اسلامی اخباروں کی گجرات میں افسوسناک (حالت)

نیک کم گلشن ایجاد میں اور بد ہیں بہت
خار پھولوں سے ہوا کرتے ہیں افزوں پیدا

مسلمانان ملک گجرات کاٹھیاواڑ اور علاقہ بمبئی کی بد قسمتی سے ہمارے وہ اخبار جو گجراتی زبان میں شائع ہوتے ہیں اور وہ اہواری رسالے (میگزین) جو گجراتی میں نکلتے ہیں۔ انکے مالک اور اڈیٹر اکثر تو شی خدا

اور قومی ضروریات و تاریخ زمانہ سے محض ناواقف ہیں اور اُن میں ایک نہیں بلکہ کئی نقص ہیں۔ اول یہ کہ وہ فارسی داں و عربی داں نہیں ہیں کہ قومی لٹریچر کا اُنہیں علم ہو۔ اور قابلیت کے جوہر پیدا ہوں۔ دوم یہ کہ ملک پنجاب و ممالک متحدہ و شمالی ہند کا سفر نہیں کرتے اور وہاں کی بڑی بڑی انجمنوں کے سالانہ جلسوں میں شریک نہیں ہوتے اور وہاں کی اسلامی مدرسے یتیم خانے۔ مذہبی کتب خانے معائنہ نہیں کرتے تاکہ انداز اُن لوگوں کی محنت اور جانفشانیوں کا نظر آئے اور انتظامی قابلیت دیکھکر دل ٹہرائے اور قومی حمیت جوش میں آئے۔ اُنکی طرح قومی خدمات کا ذوق و شوق پیدا ہو اور اُن سے رسم اتحاد و ارتباط قائم ہو۔ ہر کام میں اُنکا ہی مشورہ لیا جائے جیسے کہ مدرسہ دیوبند (ضلع سہارنپور) اور مدرسہ و یتیم خانہ انجمن نعمانیہ لاہور۔ اور مدرسہ حمایت اسلام یا اسلامیہ کالج لاہور اور محمڈن کالج علی گڈھ۔ اور ندوہ کالج لکھنؤ وغیرہ کا معائنہ ضروری ہے۔ سوم یہ کہ تصانیف ہمدردان قوم کا مطالعہ نہیں کیا جیسے کہ شمس العلما مولانا حالی پانی پتی و مولانا شبلی نعمانی و مولانا نذیر احمد خاں دہلوی کی مشہور اور مقبول کتابیں و مولوی ذکاء اللہ و سر سید احمد خاں و محسن الملک بہادر

Marfat.com

وغیرہ۔ انکی تصانیف کے مطالعہ سے قومی امراض کی تشخیص وشناخت اور اُسکے علاج کی تدابیر سے آگاہی ہوتی ہے دنیوی معاملات میں ہشیار وترقی کے اسباب سے خبردار ہو جاتا ہے۔ چہارم یہ کہ مذہب اسلام کے اعلیٰ ارلیفارمر۔ حضرت امام غزالی و امام فخر الدین رازی و امام جلال الدین سیوطی و امام شعرانی و امام شوکانی و امام ابن حجر عسقلانی و شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وغیرہ کی تصانیف نہیں دیکھی کہ جسکے مطالعہ سے مذہبی معلومات میں انسان پختہ ہو جاتا ہے۔ جاہل محض یا نیم ملا رہکر ملک اور قوم کی تباہی کا باعث نہیں بنتا۔

پس مندرجہ بالا وجوہات اوران نقائص کی وجہ سے ہمارے گجراتی اخباروں کے ایڈیٹر صاحبان قوم کے کامل رہبر اور ترقی کے معاون نہیں بن سکتے۔ قومی خدمات کے ادا کرنے سے وہ قاصر ہیں اور قومی ضروریات سے آگاہ نہونیکے باعث نہ وہ ملک کی تاریکی دور کرسکتے ہیں نہ وہ مضمون نویسی میں دستگاہ رکھتے ہیں بقول ناسخ۔

کم بضاعت ہے خیال خام ہی کثرت کو فیض
اکتفا کرتا نہیں لشکر کو پانی چاہ کا

Marfat.com

اب لطف دیکھیے کہ جو اخبار صرف زر کمانے کی غرض سے
گجراتی میں بہتیرے جاری ہو گئے ہیں اور جنکے اڈیٹر علمی فضیلت
سے معرا ہیں اور قومی امراض کے نبض شناس نہیں ہیں نہ ہمدردی
کے اصول سے واقف نہ ترقی کی راہوں سے خبردار نہ مذہب
اسلام کے واقف کار ہیں مگر وہ نام اپنے اپنے اخبار ونکے اور ماہانہ
رسالونکے نہایت عمدہ تلاش کرتے ہیں جیسے کہ اخبار اسلام۔
گلزار اسلام و بہار اسلام و قوت اسلام وغیرہ جس سے خاص اور
عام کو ضرور یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ لو اب تو قوم کے نصیب چمک گئے
اور بیداری کے آثار ظاہر ہوئے واہ سبحان اللہ اب تو ایسے
ایسے قومی اخبار اور رسالے اس ملک میں شائع ہونے لگے
جو اسلام کی ہمدردی اور حمایت اور ترقی پر زور لگا رہے ہیں۔
بیشک نام تو دلونکو فریفتہ کرنے والے اور شیدا بنا نیوالے انتخاب
کیے ہیں۔ مگر جب اندر دیکھا جائے کہ اسمیں کیا لکھا ہے تو دیکھکر
سخت مایوسی ہوتی ہے کہ ان میں چند بے خبر لوگوں کے لکھے
ہوئے مضامین ہوتے ہیں جو قوم کو بیدار کرنے اور ترقی دینے

137093

Marfat.com

کی تدابیر سے محض ناواقف ہیں اور قومی ضرورتوں کا احساس نہیں رکھتے ہیں۔ اور ایسے مضامین ہوتے ہیں جو دل خوش کرنے والے لطیفے۔ قصے۔ حکایتیں وغیرہ سے پُر ہوتے ہیں پس یہ اخبار صرف پبلک سے زر وصول کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی قومی کامیابی اور اسلامی ترقی کی اُنسے اُمید نہیں اور ملک میں ترقی کی روح پھونکنا انسے محال ہے بڑی غلطی اور انتہا درجہ کی نادانی یہ ہے کہ آپ خود ہی اس لائق نہیں بنتے اور ہمدردان قومی کے وجود باجود سے فیض بھی حاصل نہیں کرتے کیوں جائیں اس ملک میں حضرت مولانا نواب صدرالدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ کا سا فاضل علامہ موجود ہے آپکی روشن دماغی سے بھی فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ آپ ہی سے اگر مشورہ لیکر اخبار یا رسالہ جاری کریں اور مضمون نویسی کی تکلیف آپکو دیا کریں تو اس ملک کو بہت کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ شعر

دوست نزدیک تر از من بمن است

وین عجب تر کہ من ازوے دورم

اگر خدمت قومی کرنا ہے تو اول اخبار کو ضرور ایسے فاضل مصنفوں اور اسلامی

Marfat.com

ہمدردوں کے ساتھ اخلاص و عقیدت۔ اتحاد و یگانگت بدرجہ کمال پیدا کرنا چاہیئے اور باہم یکدل و یک داے ہو کر ملک کی بیداری اور قومی صلاح و فلاح کے کاموں میں سرگرم رہنا چاہیئے۔ جبتک ایسا نہ کیا جاے اور ایسا اخلاص نہو وہانتک اس ملک میں مسلمانوں کی ترقی اور کامیابی کی کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ سب لوگ زبان سے تو اتفاق اتفاق کی دھوم مچاتے ہیں مگر یہ تعجب ہی کہ جو لوگ ہمارے خیر خواہ اور فیضرساں ہیں اُن سے اتفاق نہیں کرتے ربط نہیں بڑہاتے۔ جب کبھی اخبار ہی بھیجتے ہیں تو قیمت وصول کرنے کے لیے۔ مفت ہرگز نہیں کیا انس و محبت اسطرح پیدا ہوتی ہی اور کیا اتفاق کی یہ صورتیں ہیں۔ رباعی

دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا	بیگانہ یہاں ہر اک یگانہ دیکھا
دیکھا جسکو غرض کا اپنی	اپنے مطلب کا سب نے مانہ دیکھا

دوستو یہ تو ہرگز ربط بڑہانے اور اخلاص پیدا کرنے کی علامت نہیں ہی بلکہ قومی محسنوں پر ہمیں اپنی جانیں فدا کرنے سے بھی دریغ نہ چاہیئے تو مال کس شمار میں ہی اور مال سے بھی ہمیں دریغ نہ چاہیئے تو ایک اخبار کس شمار میں ہی۔ دیکھ لو زمانہ میں بہت سے پیرزادے اور مرشد اور علما اور مولوی اور واعظ اور عابد و درویش اور صوفی ایسے ہیں کہ

Marfat.com

جن کی ذات سے مُریدوں معتقدوں۔ جاں نثاروں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا مگر کیا عوام اور کیا خواص اُنپر فدا ہیں جبکہ مطلق بے فیض اور جاہل پیشواوں کی یہ محبت ہی تو خدا نے جسے سمجھ دی ہی اور عقل دی ہی وہ کیا فیض پہنچانیوالوں سچے ہمدردوں صادق پیشواؤں کا فدائی نہو گا۔

مینے ایک روز نواب صاحب قبلہ سے پوچھا کہ آپکے کتب خانے میں یا آپکے خدمت خاص میں گجراتی اخبار اور رسالے کسقدر آتے ہیں تو فرمایا کہ شاید دو سے زیادہ نہیں آتے۔ پھر مینے عرض کیا کہ کیا وہ مفت آتے ہیں یا قیمتاً۔ فرمایا کہ قیمتاً آتے ہیں۔ تب مجھے یہ سُنکر اس ملک کے ناقدردان گروہ پر سخت افسوس ہوا مجھے یہ بھی معلوم ہی کہ اردو اخبار نواب صاحب کے یہاں بہ کثرت آتے ہیں اور بلا طلب آتے ہیں اور بلا قیمت آتے ہیں اور نواب صاحب کو اُنہیں دیکھنے کی بھی فرصت نہیں ہی۔ اُٹھا کر احباب کو دیدیتے ہیں یا لائبریری بھیج دیتے ہیں مگر یہ لوگ صرف محبت اور عقیدت کی وجہ سے اخبار بھیجتے ہی رہتے ہیں خواہ نواب صاحب پڑھیں یا نہ پڑھیں اس سے اُنہیں کچھ غرض نہیں۔ بہت سے اخبار نو آتش کرتے ہیں کہ حضرت مولانا نواب صاحب اپنے مضامین اور نظمیں بغرض اندراج

Marfat.com

اخبار بھیجا کریں بلکہ خود حاضر ہو کر بصد عجز التماس و عرض کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ یہ اہل گجرات کے سمجھدار طبقہ کی یعنی ایڈیٹران اخبار کی جبکہ یہ حالت ہے تو عوام ناسمجھ لوگوں کا شکوہ ہی کیا ہے۔ اہل گجرات کی اور بھی کج فہمی اور ناقدری کو ملاحظہ کیجئے۔ کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نواب صاحب ہم پر احسانات کیا کریں اور جو علمی احسانات آپکی طرف سے ہو رہے ہیں اُس سے متاثر نہیں ہیں۔ بیشک ہمارے برادران اسلام کو آپس میں ایک دوسرے کیساتھ احسانات کرتے رہنا چاہئے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی پر احسان کرنے کی خواہش نہ کریں اور لوگوں سے احسان لینے کی خواہش ضرور رکھیں۔

اسیطرح ہر مسلمان کو اپنے بھائیوں کی مدد کرنا واجب ہے خواہ وہ کسی صورت سے ہو اور ضرورت کے وقت امداد نہ کرنی تو خلاف آدمیت ہے لیکن یہ کونسا دستور اور کہاں کا قاعدہ ہے کہ ہم تو کسی کی امداد کسی حالت میں بھی نہ کریں مگر لوگوں سے امداد لینے کی آرزو ضرور رکھیں۔ صد آفرین ہے شمالی ہند اور پنجاب کے مسلمانوں پر کہ وہ اپنے محسنوں کی قدر پوچھتے ہیں اور نواب صاحب سے قلبی محبت رکھتے ہیں۔ ہر انسان کو لازم ہے کہ پہلے وہ اپنی

Marfat.com

محبت جتائے اور ہمدردی سے مہربانی اور محبت کا طالب اور خواہاں ہو۔ بلا کسی پر احسان کیے احسان کے طالب ہونا یہ ادنیٰ لوگوں کا شیوہ بھی نہیں بلکہ خود غرضوں کا شیوہ ہے اور اس خود غرضی کا برا ہو۔ جو قوم کے ہمدردوں کے ساتھ بھی برتی جائے۔ اللہ تعالیٰ بھی اسی بندہ پر مہربان ہوتا ہے جو دل سے اُس کی طرف رجوع ہو۔ چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ جو میری طرف بالشت بھر چلے تو میں اُس کی طرف گز بھر چلتا ہوں۔ چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ شعر

دل را بدل رہیست دریں گنبد سپہر
از سوے کینہ کینہ از سوے مہر مہر

نواب صاحب کے پاس مینے مولوی غلام الثقلین صاحب ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ وسکرٹری صیغہ اصلاح تمدن و اڈیٹر رسالہ ال[illegible] کا ایک خط دیکھا جس میں یوں لکھا تھا کہ میں بجز آپ [illegible] رسالہ کی قیمت نہ لونگا مگر لیے خدا کے آپ پڑھا کریں اور اپنی [illegible] سے لگا رہے گا ایسا فرماتے رہیں تاکہ اس رسالہ میں [illegible] وہ دور کیے جاویں اور ہمدردان قوم کے ساتھ [illegible]

کہنا فرض ہے۔ کیونکہ ہم لوگ مثل انجن کے قوم کی گاڑی کھینچنے والے ہیں
اور آپ مثل ڈرائیور کے انجن کو حرکت و سکون دینے والے ہیں
بقول شاعر۔

ڈر سبکسار کی ہمراہی میں بوجھل کو نہیں
تیرتا ہے کشتی چوبی کے آہن ساتھ میں

رسالہ عصر جدید بیشک اُن رسالوں میں سے ہے جسنے قوم کو بیدار کرنے کے لیے سر توڑ کوششیں کیں۔ سیکڑوں مضامین رسم ورواج موجودہ کی مخالفت میں نکلتے رہے ہیں۔ مگر نواب صاحب نے ایک مضمون بنام اسلام کا اتالیق۔ انہیں اڈیٹر صاحب کی فرمائش سے لکھا تھا۔ اس مضمون کو وہ ہزارہا مضمون نہیں پہونچ سکتے۔ اسلام کا اتالیق۔ تو شادی بیاہ کی فضول خرچیوں کی تنبیہ۔ ملامت اور ممانعت میں ہے۔ مگر نواب صاحب نے حال میں ایک اور رسالہ اصلاح اللعبین لکھا ہے جسمیں رسوم اعتقادیہ کی فضول خرچی کی مذمت اور تردید کی ہے اور ایسے روشن دلائل لکھے ہیں کہ پڑھتے ہی فوراً برقی اثر پیدا ہو جاتا ہے پڑھنے والا گویا دریاے ندامت میں غوطے کھاتا اور اپنی غلطی کا اعتراف

Marfat.com

کرنے لگتا ہے۔ شعر

اثر لبھانے کا پیارے تیرے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

اخبار الہدیٰ کے اڈیٹر جناب مولانا مولوی اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کا رسالہ الہدیٰ بھی دینی اور مذہبی خدمات میں بیشک قابل ستائش ہے۔ مولانا میں یہ خوبی اور یہ صفت بھی ہے کہ کوئی بات لگی لپٹی نہیں رکھتے۔ جو کہتے ہیں صاف کہتے ہیں اور واقعی خیر خواہوں کا یہی فرض ہے کہ اپنے دوستوں کو اسلامی بھائیوں کو پر خطر راہ پر نہ چلنے دیں ہشیار اور آگاہ کر دیں کہ فلاں کام تمہارا موجب ذلت و رسوائی ہے اور فلاں خصلت تمہاری باعث پریشانی و پشیمانی ہے۔ بقول سعدی

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بہ نشینم گناہ است

اللہ تعالیٰ ملک میں ہمیشہ ایسے ہی اخبار اور رسالے پیدا کرے اور ایسے ہی سب اڈیٹروں کو ہمدرد قوم بنائے اور نیکی کرنے کی توفیق بخشے۔

مولانا موصوف بھی نواب صاحب سے بے انتہا انس رکھتے ہیں اور

Marfat.com

بقول شخصے

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

آپکے مضامین جانفزا و نکہت افزا کے دل سے مداح ہیں ۔ آپ ایک خط میں لکھتے ہیں کہ اگر اس وسیع ملک ہندوستان میں چار ہی شخص رؤسا و اغنیا میں سے اور چار ہی شخص اڈیٹران اخبار سے نواب صاحب سے متفق ہوجائیں اور آپکے فرمان و ہدایات پر عمل پیرا ہوں اور آپکے قیمتی خیالات اور بے بہا مشورہ سے قومی بہبودی کے کام سرانجام دینے لگیں ۔ تو مسلمانوں کو اور کسی رہبر اور ہمدرد کی ضرورت باقی نہ رہے اور مسلمانوں کی کامیابی انشاءاللہ بہت قریب ہی کیونکہ رئیسوں میں ایسے فدائی قوم اور محب سنت و شریعت کا پیدا ہونا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سید القوم خادمہم یعنی سردار قوم کا خادم ہے اس حدیث کے مصداق نواب صاحب ہی ہیں ۔ اور آنحضرت نے فرمایا ہے اِنَّ احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ یعنی اللہ کے نزدیک سب سے

Marfat.com

بہتر عمل یہ ہے کہ تو محبت کرے کسی سے تو اللہ کے لیے کرے اور اگر عداوت کرے کسی سے تو اللہ کے لیے کرے مطلب یہ ہے کہ خدا کے نیک بندوں اور قوم کے خیر خواہوں سچے ہمدردوں اور دین کے مددگاروں سے مسلمانوں کو اللہ واسطے کی محبت کرنا چاہیئے اسلیئے کہ وہ خدا کے محب ہیں اور بد اعمال لوگوں سے جیسے کہ شرابی اور زانی اور جواری اور رند اوباش اور مکر و فریب کی تسبیح ہلانے والے فیض شدوں اور جاہل فقیروں سے ہیں محبت نہیں چاہیئے اسلیئے کہ انکو دل میں خوف خدا نہیں ہے۔ پس وہ خدا کے محبوب نہیں ہیں بلکہ دنیا کی آبادی اور سرسبزی کے لیے وہ مثل ٹڈی دل یا مثل دیمک کے ہیں جنکی ذات سے سوائے تکلیف کے زمانہ کو راحت نہیں ملتی انکو تو دور ہی سے سلام بہتر بقول شاعر ؎

ٹیڑھوں سے راستبازوں کی بنتی نہیں کبھی
بھاگے نہ تیر جو کبھی ٹیڑھی کماں نہ ہو

یعنی اگر ہم راستی تک چاہنے والے اور راہ راست کے متلاشی ہیں تو ہمیں انہیں لوگوں سے الفت و محبت رکھنا چاہئے جو دنیا

Marfat.com

میں راستباز ہیں۔ اور ٹیڑھے لوگ وہ ہیں جو شریعت سے ٹیڑھے ہیں اور ہمکو خلاف شریعت راہ بتاتے ہیں اُسنے حق جویوں کو مثل تیر کے دور بہاگنا چاہیئے۔ پس میری سب مومنین کی خدمت میں یہی التماس ہی۔ خواہ وہ ایڈیٹر اخبار ہوں یا رئیس نامدار یا تاجر ذی وقار ہوں کہ ہمدردان قوم اور خادمان شرع وسنت کو محبان خدا سمجھیں اور اسنے محبت فی اللہ پیدا کریں۔ ایسی محبت جیسی کہ اپنے بزرگ والدین سے اور پیشواؤں سے ہوا کرتی ہی۔ یہ محبت کسی طمع نفسانی اور کسی لالچ اور غرض کے لیے نہو چنانچہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے کلام پاک میں یوں ارشاد فرماتا ہی۔ یاایھاالذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہوجاؤ سچونکے ساتھی اور فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی مدد کرو نیک کاموںپر اور مت مدد کرو گناہ کے کاموںپر۔ مطلب یہ کہ نیکوں کے ساتھ رہو اُنکی امداد کرو اُن سے الفت رکھو اور بروں سے دور رہو۔

جناب مولوی شجاع اللہ صاحب اخبار ملت لاہور کی قدرشناس

Marfat.com

نگاہ ہو تو لاحظہ کریں اپنے ماہ اگست مورخہ ۱۱ سنہ ۱۹۱ء کے اخبارات صفحہ ششم پر حضرت نواب صاحب کو گجرات کا سرسید لکھا ہے اور آگے اسطرح تحریر فرماتے ہیں۔

ملک گجرات کا سرسید

ملک گجرات میں اسّی لاکھ باشندے آباد ہیں اس میں مسلمانوں کی تعداد بیس لاکھ کے قریب ہے پس اس حساب سے ہندؤں کی نسبت چہارم حصہ مسلمان ہیں۔ علم و ہنر کی ترقی کے میدان میں بھی تمام مدرسوں اور کالجوں میں انکا چہارم حصہ ہونا لازمی و ضروری تھا مگر مسلمانوں میں غیرت و حمیت باقی نہیں رہی اسلیے وہ اپنے ہمعصر اور ہمسایہ قوم سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ کسی انگریزی اسکول یا کالج میں قدم رکھیے اور لاحظہ فرمایئے کہ ہندو کتنے تعلیم پاتے ہیں اور مسلمان کتنے۔ تو آپ پر صاف ظاہر ہو جائیگا کہ جہاں آٹھ سو ہندو لڑکے ہونگے تو وہاں آٹھ مسلمان اور جس جگہ پانسو ہندو طالب علم ہونگے تو وہاں پانچ مسلمان نظر آینگے اگر آپ کسی دفتر یا آفس میں چلے جائیں اور وہاں بھی ملاحظہ فرمائیں تو جتنے معزز و ممتاز عہدے ہیں سب غیر قوموں سے بھرے ہوئے دکھائی

دینگے کسی مسلمان کی صورت وہاں ہی آپ کو نظر نہ آئیگی۔ غضب تو یہ ہے کہ اب غیر اقوام کو بھی ہماری نازک حالت پر رحم آنے لگا ہے مگر ہم ہیں کہ خواب غفلت میں اونگ رہے ہیں اور ہمیں خود اپنی شکستہ حالی پر اب بھی ترس نہیں آتا۔ ہندؤں نے بہت سے چھاپے خانے اور کتب خانے اور بورڈنگ اور مدرسے کھول دیے۔ ہندؤں نے اپنی قوم کو ترقی دینے کے لیے گجرات میں بہت سے علمی اخبار اور رسالے نکال کر مصنف و ایڈیٹر بن بیٹھے وہ اپنی پُرزور تقریروں زوردار تحریروں سے قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ علم کی وجہ سے ان کی آنکھیں کھلتی جاتی ہیں اور اپنی سوسائیٹی کے عیب اور برائیاں دور کرنے کو وہ مستعد ہو جاتے ہیں۔ علم کی وجہ سے وہ اپنے رسم ورواج کی خرابیوں پر مطلع ہو کر اُسکے مٹانے میں سرگرمیاں دکھا رہے ہیں علم ہی کی وجہ سے انکا اتفاق اور دولت و حشمت و عزت و تجارت روز افزوں ترقی پر ہے۔

جسقدر ان میں کتب خانے اور یتیم خانے اور چھاپے خانے بڑھتے جاتے ہیں اُسیقدر ہم میں چنڈو خانے اور مدک خانے اور جوئے خانے

ترقی کر رہے ہیں وہ ناموری کے میدان میں قدم مار رہے ہیں تو ہم بدنامی
اور فضیحتی و رسوائی کے صحرا میں گھوم رہے ہیں۔ وہ علم و ہنر کے گلشن لگا رہی
ہیں تو ہم حماقت و جہالت کی خار دار جھاڑیاں اُگا رہے ہیں۔۔ وہ
اتفاق کے مزے لے رہے ہیں تو ہم نفاق کی بدمستی میں پھول رہے
ہیں وہ دولتمند بنکر عزو وقار پیدا کر رہے ہیں تو ہم مفلسی و فاقہ مستی میں
اپنا وقار کھو رہے ہیں۔

ایسے بُرے وقت میں مسلمانوں کا غم کھانیوالا انکو خواب غفلت
سے جگانیوالا۔ انکو منزل مقصود تک پہنچانیوالا انکی ذلت و رسوائی کو
دور کرنیوالا۔ انکی عزت و آبرو بڑھانیوالا ہمیں ملک گجرات میں سوائے
نواب صدرالدین حسین خاں صاحب کی ذات کے اور کوئی نظر نہ آیا
اس تاریک ملک میں فقط یہ ایک ہی دم ہے کہ مشعل ہدایت کو ہاتھ
میں لیکر مسلمانوں کو روشنی دکھا رہا ہے اور بُرے خیالوں کو اور بُری رسموں کو
مٹانے کے لیے جان توڑ کوشش کر رہا ہے مگر جہاں بہت سے
ہمدردوں کی ضرورت ہو وہاں ایک کی کوشش سے کیا ہوتا ہے۔ کاش
کہ دوسرے رئیسان ملک و ملت اور دانشمندان قوم اور شاعران قوم کو

Marfat.com

خدا ایسی توفیق دیتا کہ سب متفق اور ایک دل ہو کر نواب صاحب کی مدد پر آمادہ ہونتے۔ تو جو کام کہ وہ چاہتے ہیں دم کے دم میں ظہور آتا۔ اور قوم کی ترقی جلد نمایاں ہوتی۔ مگر خیر۔ کوئی نہو۔ خداوند کریم اُنکی مدد پر کافی ہی **شعر**

تیرے احبابونکی آبادی ہو گلشن گلشن

تیرے بدخواہوں کی ویرانی ہو صحرا صحرا

نواب صاحب نے جو کتابیں دین اسلام کے پھیلانے کے لیے لکھی ہیں۔ اسلام کے عقائد۔ اسلام کی خوبیاں وغیرہ۔ وہ جاہل اور بے سمجھ مسلمانوں کو بہت مفید ہیں اور فائدہ پہونچا رہی ہیں۔ اُنکی عبارت اسقدر عمدہ۔ مختصر اور آسان ہی کہ بچوں کو پڑھنے اور سمجھنے میں ذرا بھی دقت نہیں ہوتی۔ یہی سبب ہی کہ وہ کتابیں اکثر گجرات و دکن کے شہروں میں۔ دینی مدرسوں میں پڑھائی جانے لگیں۔ اور ابتک پچاس ہزار سے زیادہ مفت تقسیم ہوئیں۔ نواب صاحب کی نظمیں بھی بڑی درد آمیز ہیں اُنکا اثر بھی حیرت انگیز ہے۔ وجہ یہ ہی کہ وہ درد بھرے دل سے نکلتی ہیں اسلیے وہ دوسروں کے دلوں میں

Marfat.com

جگہ کر لیتی ہیں کون سنگدل ہوگا جو ان نظموں کو پڑھکر آبدیدہ نہ ہوگا اور کون سخت جگر ایسا ہوگا جو اِن اشعار کو سنکر بھی موم نہ ہوگا۔ احمد آباد بمبئی اور پونا کے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس میں جو آپنے نظمیں پڑھی ہیں۔ سننے والے ابتک اسکا مزا یاد کر رہے ہیں۔ نواب محسن الملک بہادر نے آپکی نظموں کا نام۔ شارٹ اینڈ سویٹ رکھا نواب زادہ نصر اللہ خاں صاحب آپکو گجرات کے حالی کہکر پکارا کرتے ہیں۔

نواب صاحب ممدوح کی تمام تصنیفات اور تالیفات جناب مولوی سید فصل حسین بسمل صاحب مالک افضل المطابع پریس مراد آباد سے ملسکتی ہیں یہ کتابیں واقعی ہر مسلمان کے پڑھنے کے قابل ہیں اور ان کتابوں کی مکمل فہرست مع قیمت شہر علیگڈہ محمدن کالج بک ڈپو میں منیجر مولوی سید ولایت حسین صاحب ایم اے سے بھی طلب فرمایئے اور حکیم نیاز علیخاں صاحب افغانی تاجر کتب چال بازار امرتسر اور جناب حافظ ابو الحسنات قطب الدین احمد صاحب مالک نامی پریس ابو تراب خاں شہر لکھنؤ سے بھی ملسکتی ہیں۔

اب میں تمام گجرات کے قومی خادموں اور اسلامی ہمدردوں خیرخواہ ملت

خواہ وہ انجمنوں کے سکرٹری اور رکن اعظم ہوں یا مدرسوں کے منتظم خالو
کے منیجر یا اخباروں کے ایڈیٹر ہوں بالضرور یہی مشورہ دونگا کہ اگر وہ
اہل اسلام کی بہتری چاہتے ہیں تو متفرق ہوکر کوئی کام نہ کریں۔ بلکہ
متفق ہوکر نواب صاحب کو یا جس کو ہمدرد قوم اور اس قابل پائیں اپنا
پیشوا بنائیں اور جس طرح ایک فوج اپنے کمانڈر کے تابع ہوکر کام کرتی ہے
اور جس طرح معمار ایک انجنیر اور مستری کے تابع رہکر کام کرتے ہیں اسیطرح
آپ کے اشارہ اور ارشاد پر قومی خدمات بجا لانیکو مستعد ہوں تاکہ جو کام
بیس برس کی کوشش یا عرصہ دراز کی سعی سے ہونیوالا ہو وہ ایکسال
کی کوشش میں یا عرصہ قلیل میں پورا ہوسکے۔ بقول حضرت سعدیؒ

دو دل یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد انبوہ را

بلاشک اتفاق ایک ایسی نعمت عظیم اور بیش بہا شئے ہے جسکے بغیر دنیا
کا کوئی کام خوش اسلوبی کے ساتھ نہیں چل سکتا۔

گاڑی جو ہماری آسائش کا بڑا ذریعہ ہے کبھی نہیں چل سکتی جبتک
اسکا مددگار دوسرا پہیہ نہو۔ جھاڑو جو میدان کو خس و خاشاک سے

Marfat.com

صاف ایک مثل آئینہ کردیتی ہی بالکل بیکار ثابت ہو اگر تنکوں میں اختلاف پیدا ہوجاے ۔ کلہاڑی جو ضروریات دنیوی رفع کرنے کا نہایت کارآمد آلہ ہی کوئی کام نہ دیسکے اگر لکڑی کا دستہ اُس سے متفق نہو۔ اعضاے رئیسہ جن پر نظام جسمانی منحصر ہی بالکل بے حس ہوجائیں اگر دل و دماغ اپنا متفقہ کام چھوڑدیں۔ انجن جسسے ہماری مسافرت کی دنیا میں سہولت پیدا ہوتی ہی عضو معطل سمجھا جاے اگر کوئلہ اور پانی کی متحدہ قوت سے بھاپ (جسکے ذریعے سے انجن چلتا ہی) نہ پیدا ہو۔ ہوا جس سے ہماری زندگی ہی اپنا روح افزا اثر زائل کردے۔ اگر آکسیجن کی کافی مقدار اس میں مخلوط نہو۔ علی ہذا القیاس تمام نغمہ سنج و خوش الحان طیور (جنسے ہماری تفریح و دلبستگی ہی) کی طاقت پرواز جواب دیدے۔ اگر اُڑنیکی قوت (جو خلاق عالم نے اُنکے پروں میں اسی لیے ودیعت رکھی ہی) اُنکی مدد و معاون نہ بنے۔ بڑھئی کے آلات جنسے ہمارے آرام و تفنیش کی لاکھوں چیزیں بنائی جاتی ہیں ناکارہ ہوجائیں اگر اُسکا ہاتھ اُنکی دستگیری کرنے سے قاصر رہے۔ رسی جس سے ہمارے بہت سے

Marfat.com

ضروری کام نکلتے ہیں۔ اسوقت تک کارآمد مضبوط اور فائدہ مند نہیں ہوسکتی۔ جبتک کہ دو رشتے (تاگے) باہم یکجان دو قالب کی حیثیت نہ اختیار کریں۔ وقس علی ذلک۔

معزز ناظرین۔ تمام متذکرہ بالا خرابیاں جو آپنے ملاحظہ فرمائیں غالباً آپ واقف ہونگے کہ کس کی بدولت ہیں۔ شاید اس موقع پر آپ تجاہل عارفانہ سے کام لیں اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپکو متنبہ کرنے کے لیئے صاف الفاظ میں ان خرابیوں کے باعث کو ظاہر کردیا جاے سنیئے اور گوش دل سے سنیئے۔ ان کل خرابیوں کا ملجا و ماویٰ اگر غور کرکے دیکھا جاے تو سواے نااتفاقی کے اور کوئی نہیں ہوسکتا ہم بلا خوف تردید نفاق ہی کو الزام دینگے اور ضرور دینگے کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ ہمیں مذکورہ بالا الفاظ کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ نااتفاقی ہی کا خمیازہ آج تک بھگت رہے ہیں اگر نااتفاقی ہماری قوم میں ساری نہوتی اور ہم اسکو اپنا شعار نہ بنا لیتے تو آپ دیکھتے کہ ہم اسوقت کیسے مدارج اعلیٰ پر عروج پذیر ہوتے۔ اور ہمارا شمار دنیا کی مہذب ترقی یافتہ اور باکار قوموں میں برق صفت سرعت کیساتھ ہونے لگتا۔ اے کاش

Marfat.com

ایسا کرے۔ مگر حیف ایسا ہونا ہمارے مقسوم میں نہ تھا کیوں۔ اسلئے کہ خدا فرماتا ہے میں ان لوگوں کی مدد کرتا ہوں جو آپ اپنی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ افسوس ہمنے احکام الٰہی کی تعمیل نہیں کی جس کی سزا ہیں آج اس افسوسناک حالت کو پہونچگئے اور جبتک اپنی مدد کرنے کے اصول پر دل سے متفق ہوکر ہم کاربند نہونگے اسی ناگفتہ بہ حالت میں پڑے رہینگے بلکہ روز بروز پستی کی جانب رجوع کرتے جائینگے یہانتک کہ ایک روز قعر ذلت میں گر پڑینگے اور ایسے گرینگے کہ پھر نہ اٹھ سکینگے۔ ہائے زمانہ ہمارا نام ونشان تک صفحۂ ہستی سے مثل حرف غلط مٹا دیگا بقول مولانا حالی مدظلہ۔ شعر

ڈر ہے کہیں نام نہ مٹجائے یہ آخر
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

نواب صاحب ان نیک دل بزرگواروں میں سے ہیں جن کی نسبت میں یہ قطعہ موزوں اور مناسب حال معلوم ہوتا ہے۔

روزہا باید کہ تا گردون گردان یکشبی
عاشقی را وصل بخشد یا غریبی را وطن
ہفتہا باید کہ تا یک پنبہ دانہ ز آب و گل
شاہدی را حلہ گردد یا شہیدی را کفن

Marfat.com

ہفتہ ہا باید کہ تا یک پشت پشم از پشت میش | زاہدے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن
ماہ ہا باید کہ تا یک قطرہ آب اندر رحم | صفدرے خیزد ممیداں یا عروس انجمن
سالہا باید کہ تا طفلکے از فضل و علم | فاضلے گردد متیں یا شاعر شیریں سخن
قرنہا باید کہ تا یک سنگ خارا ز آفتاب | لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن
عمرہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود | بوسعید اندر خراساں یا اویس اندر یمن

دوستو۔ مسلمانوں کے گھروں سے جہالت کی تاریکی اور بداخلاقیاں کیا مٹ سکتی ہیں اور بدنامی اور ذلت و تباہی سے یہ قوم کیا اپنے آپ کو بچاسکتی ہی اور کیا ہماری پریشانیاں نادانیاں نازیبا حرکتیں دور ہو سکتی ہیں کیا کوئی کشتی ایسی ہی جو ہمیں اس دریاے جہالت و افلاس سے نکالکر کنارِ عافیت پر پہونچادے۔ بیشک ہر مرض کا علاج ہی اور ہر درد کی دوا ہی اور جملہ مشکلات کے لیے تدبیریں ہیں اور ہر دریا کے لیے کشتی بھی ہے۔ انسانوں کے مرض کا علاج قرآن میں ہی (یعنی عمل بر قرآن) اور ہمارے دردونکی دوا قرآن ہی اور ہمارے مشکلات کی آسانی قرآن سے ممکن ہی اور ہمارے دریا کی کشتی قرآن مجید ہی وہ کونسا مسلمان ہی جسکے گھر میں قرآن مجید نہو گا مگر قرآن دھرے رکھنے سے ہمیں فیض نہیں پہونچ سکتا

Marfat.com

اُسے پڑھنا اور عمل کرنا شرط ہے اگر تمام مسلمان اس بات پر آمادہ ہوجائیں
کہ ہم قرآن کو پڑھینے اور اُسپر جہانتک ممکن ہو عمل بھی کرنیکو دل وجان
سے آمادہ تیار اور راضی ہیں تو اُنہیں لازم ہے کہ وہ پہلے قرآن کے معنی سمجھنے
کی کوشش کریں اور قرآن کو سمجھانے ہی کے لیے نواب صاحب کی تصانیف
کا مطالعہ ضروری ہے کیونکہ یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں جسکے مطالعہ سے
مبتدی کا دل نہیں گھبراتا اور سمجھانیکا جو حق ہے وہ نواب صاحب نے ادا کردیا ہے
اور علم دین کو اتنا سہل الحصول کردینا یہ نواب صاحب ہی کا حصہ ہے۔

نواب صاحب کی وہ خصوصیات جسپر ہمنے بہت لوگونکو متوجہ پایا

جامع مسجد بڑودہ آپکی سرپرستی سے دوبارہ بنکر تیار ہوئی جو پچاس سال
سے منہدم اور کھنڈر پڑی تھی۔ بیس ہزار روپیہ مہاراجہ بڑودہ نے اسکی
تعمیر کے لیے عنایت کیا اور باقی روپیہ چندہ سے جمع ہوا۔ یہ ...
عمارت بڑودہ میں اسوقت قابل دید ہے اسکو زمانہ شاہی میں ... بنوایا تھا
صرف چھت تھی مگر اب تین گنبد ہیں پہلے اسکے ... [illegible]

اب اذان بھی ہیں۔ سوم مسجد کے اندر اب سنگ مرمر کا شفاف مثل آئینہ کے فرش بنوایا گیا ہے ان تینوں خوبیوں نے ملکر اسے اسقدر خوبصورت بنایا ہے کہ شاہی زمانہ میں یہ حسن و خوبی اس شہر کی جامع مسجد کو نصیب نہوئی جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔

۲۔ اپنے اردو کی لائبریری قائم کی جسکا نظیر علاقہ بمبئی میں ایک نہیں ہے آپنے ایک ایسی مثال قائم کی جسے دیکھکر اہل ہند کو اب شوق پیدا ہوگا۔ صاحبو اس ملک میں گجراتی لکھنے پڑھنے کا رواج اسقدر بڑھ گیا ہے کہ مسلمانوں کو اردو کیطرف مطلق توجہ نہیں۔ انتہا یہ کہ یہاں کے خاندانی امراء و شرفاء جیسے کہ قاضی اور مفتی اور سید زادے اور تعلقدار و جاگیردار و سجادے و مشائخین وغیرہ بھی اردو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے اور تمام گجرات میں ایک بھی اردو اخبار یا رسالہ شائع نہیں ہوتا نہ یہاں کی لائبریریاں اردو میں قائم ہیں۔ بڑودہ تو ایک ہندو ریاست ہے اسلیے یہاں اردو کو تنزل ہو تو کچھ تعجب نہیں لیکن ریاست پالن پور۔ رادھن پور جوناگڈھ۔ کھمبایت۔ سچین۔ مانا بدر۔ باٹوا۔ یہ اسلامی ریاستیں ہیں مگر اردو کی بے وقعتی اور ناقدری کا یہاں بھی وہی رونا ہے۔

Marfat.com

بڑودہ۔ احمد آباد۔ سورت سے بھی زیادہ کمی ہے۔ افسوس ہندوستان
شمالی میں جہاں اسوقت اردو سارے ملک کی مادری زبان ہے۔
(جسے ہم ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کہتے ہیں) وہاں کا بچہ بچہ فارسی لکھتا
پڑھتا ہے۔ گلستان بوستان تک پڑھنا ایک معمولی بات ہے اسلیے
وہاں اردو زبان کو ترقی اور رونق ہے۔ لیکن یہاں گلستان بوستان کا
پڑھنا کوہ کندن کے برابر مصیبت خیال کیا جاتا ہے اسلیے فارسی زبان
بالکل مفقود اور کالعدم ہو گئی پس اردو بھی بے رونق ہو گئی باقی وجہ یہ ہے کہ
اردو زبان بغیر فارسی کے مشکل ہے اور یہ کہنا اس لحاظ سے ایسی
جگہ پر ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور گجرات کے حال سے جو لوگ واقف
ہیں ان کے لیے تعجب انگیز امر ہے اور کتابیں بھی فضول اور بیکار شغل سمجھی جاتی ہیں
خیال اور طلسم نور افشاں اور طلسم ہوشربا اور قصہ سلیمانی اور ندرتیں
جیسی جمع نہیں کیں جو ملک کے لیے باعث زوال مذہب و اخلاق
اور تضیع اوقات ہوں اگر کسی کتب خانے میں ایسی کتابیں و ناولوں کی
بھرمار ہوئی تو اہل بصیرت اور ارباب علم کی نگاہوں میں وہ کتب خانہ نہیں
ہے بلکہ سنڈاس خانہ ہے۔

۳- آپنے فہرست کتب خانہ ایسی تیار کی کہ آجتک اس طرز جدید کی فہرست کسی کی نظر سے نہیں گذری یعنی بقول شخصے - نہ خواب میں دیکھی نہ خیال میں گذری جس میں تین سو سرخیاں ہیں - ہر مذاق اور ہر طبیعت کا آدمی اپنے مذاق کی کتابیں تلاش کرسکتا ہے - قریب ہے وہ وقت اور وہ دن کہ تمام ہند کے کتبخانوں کے منیجر اسے دیکھکر فہرست بنانا سیکھیں گے -

۴- بڑودہ میں تعلیم دینیات فارسی و عربی کا کوئی مدرسہ نہ تھا آپنے قائم فرمایا ایسے بڑے شہر میں ایک بھی مدرسہ دینی نہیں تھا یہ سخت لائق شرم اور قابل افسوس بات ہم مسلمانوں کے حق میں تھی اسکو خیال فرمائیے -

۵- آپنے قوم کو بیدار کرنے کے لیے وہ بیش بہا رسالے اور قیمتی مضامین لکھے ہیں - جو مسدس حالی کی گویا بسیط شرح ہیں جس میں سوائے قومی ضروریات کے اور مذہبی و اخلاقی معلومات کے تیسرا مذکور نہیں - ایسے رسالے ہزارہا مفت تقسیم کیے -

۶- آپنے بہتیری فضول رسموں کی بیخ کنی اپنے مکان سے شروع کی اور سب کو بالخصوص عوام نادانوں کو بےخوف وخطر اس طرف

Marfat.com

رجوع کیا کہ وہ بھی ایسا کریں۔ دیکھو رسالہ اسلام کی حمایت و اسلام
کا اتالیق و محرم کی بدعتیں وغیرہ۔ نواب صاحب فرماتے ہیں کہ رسموں
کی بیخ کنی کرنا ہمارے علمائے دین کا سب سے پہلا فرض اور سب سے
پہلا کام ہے یعنی سب کاموں سے زیادہ ضروری اور سب کاموں
سے مقدم ہے اور سب کاموں سے زیادہ واجب ہے اگر انہوں نے
ایسی کمی و کوتاہی کی تو وہ ہمارے عالم اور ہمارے رہبر نہیں وہ ہمارے
ہمدرد اور ہمارے خیر خواہ نہیں۔ وہ ہمارے مرشد اور ہمارے درویش
نہیں مگر صد حیف کہ وہ خود اس الزام سے بری نہیں ہیں۔ رسم و رواج
شادی و غمی سے آزاد نہیں ہیں تو اوروں کو کیا آزاد کریں گے۔ ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

۷۔ آپ نے اپنی تصنیفات میں پیرزادوں اور مشائخین کو اتنا کچھ
لکھا اور ایسی ہدایت و تنبیہ کی کہ اس سے بڑھ کر کوئی کیا کر سکتا ہے۔
اسقدر بھی حق گوئی مارے خوف کے کسی نے نہیں کی حالانکہ ہزاروں [illegible]
اور ہزار ہا واعظ ہدایت و نصیحت کے مدعی موجود ہیں جو اسلام [illegible]
اور شریعت کے خادم کہلاتے ہیں۔ مگر [illegible]

Marfat.com

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ٭ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

۸۔ آپنے دوکاندار واعظین اور نام کے مولوی مُلّا نونکے بے روک قدم اور گمراہ پالیسی کی خوب خوب قلعی کھولی۔ ذرہ بھی اُن کی مخالفت اور ہم آہنگ ہونیکا خوف نہ کیا۔ اور عوام کو اُنکے فرقہ بندی اور طوفان بے تمیزی سے آگاہ کیا۔ یہی لوگ ہماری ترقی کے سدّراہ ہیں اور اسی گروہ نے ہمکو غیر قوموں کے مقابلہ میں تحصیل علم و ہنر سے باز رکھکر پس پا کردیا ہے انکا احوال پرملال بدتراز خلائق ہی اور جتنی انکی شکایت کیجاے وہ کم ہی پس بقول شاعر ؎

دوست ہم جانتے جنکو تھے وہ دشمن نکلے
رہنما جنکو سمجھتے تھے وہ رہزن نکلے

۹۔ آپنے مصنفین کتب ناول وغیرہ و اڈیٹران اخبار کوبھی انکی ناقابلیت او کج ادائی سے آگاہ کیا اور بیہودہ تحریرات سے منع فرمایا اور یہی ہدایتیں ملک کے حق میں اسوقت ضروریات سے تہیں جس کیطرف آپنے پوری توجہ فرمائی چنانچہ بقول سعدی ؎

سخن گفتن دیگر جاں سفتن است ٭ نہ ہرکس سزاے سخن گفتن است

Marfat.com

یعنی کتاب کا لکھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں اسکے لیے بھی بہت علم درکار ہے اور اخبار کے ایڈیٹر بن بیٹھنا بھی جاہلوں کو نازیبا ہی۔ ہر کس سزائے سخن گفتن و لائق مضمون نوشتن نیست۔

۱۰۔ آپنے کبھی رسمی شاعری کی طرف التفات نہیں کیا بلکہ شاعری کا مفید پہلو اختیار کیا اور شاعروں کو بھی یاوہ گوئی۔ رندانہ کلام۔ فحش گفتگو۔ اور ترغیب گناہ۔ تحریص شاہد بازی کا مجرم قرار دیکر ملامت فرمائی اور بیجا مدح و ذم کے برے نتائج سے خبردار کیا۔ اس گروہ کی بے قید تحریر اور بے لگام زبان بھی پناہ بخدا۔ بہت مضرت رساں اور بیحد طوفان خیز ہی۔

۱۱۔ بعض لوگوں نے اپنی ایشیائی شاعری کے رسم مبالغہ کی بنا اور آئین کذب و یاوہ گوئی کی رو سے جو دستور شعرا ہی یعنی شاعری میں جھوٹ لکھنے اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے کو عیب نہیں سمجھتے ہیں۔ ایسے نافہم شاعروں نے اسی دستور مبالغہ کے زعم میں شریعت محمدیہ اور عقائد اسلامیہ کی مٹی پلید کر رکھی ہی یعنی رسالت مآب کو اور اولیاء اللہ و شہداء رحمہم اللہ کو بے دھڑک

خدا کہتے اور لکھتے تھے۔ یا ایسی صفات جو صرف خدا کی شان کے شایاں ہیں ان صفات سے اولیاء اللہ کو متصف کرتے تھے۔ خواہ وفورِ محبت کا جوش دکھانیکو کرتے ہوں خواہ شریعت وعقائد اسلامیہ سے لاعلمی کے باعث ایسا کرتے ہوں یا آنکھیں میچ کر رسمِ آبائی کی تقلید پر چل رہے ہوں مگر عوام پر اسکا اثر اچھا نہ پڑتا تھا۔ شعرا کی یہ بدزبانی شریعت کے حق میں برق خاطف تھی۔ جسکے سبب نادان مسلمان اور جاہل نافہم برادران گمراہ ہو رہے تھے۔ انکی تہدید وچشم نمائی پر بھی نواب صاحب نے کمر باندھی اور قلم اٹھایا۔ اور للکار کر دھمکا کر غلط راہ پر چلنے سے منع فرمایا۔ بقول ناصح ؎

بہ نطق آدمی بہتر است از دواب
دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب

اب ناظرین ملاحظہ کریں کہ کتنے بہت گروہ اسلام میں بیدین اور بے سمجھ اور غلط راہ پر چلنے والے ہیں۔ جنہیں اپنے عیوب کی مطلق خبر نہیں۔ وہ اپنے کاموں کو اچھا ہی سمجھتے ہیں۔ جبتک کہ انہیں کوئی ہادی اور رہبر راہ حق دکھانیوالا۔ خطرہ سے آگاہ کرنیوالا نہ ملے۔

Marfat.com

ہرگز وہ اپنے دستور اور رسم و قانون کو نہیں توڑ سکتے اور ہرگز وہ اپنے
چلن کو بُرا سمجھکر (اگر بتنبیہ نہ کی جاوے) نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ پس تعجب انگیز
یہ امر ہے کہ اپنے حق کی حمایت میں اور دین کی اشاعت میں اور بدعت
کی ترویج میں اور ضلالت کی تردید میں کسی کی دشمنی کا اندیشہ نہ کیا حالانکہ
یہ سب متفق الرائے ہیں اور آپ تن تنہا۔ خدا کی ذات کے سوا نہ
کوئی دوست نہ آشنا مخالفت رائے فرط رہتے ہیں۔ پس [illegible]
ہمکو آپکی تصانیف دیکھنے سے حق و باطل کا تمیز پیدا ہوا۔ [illegible]
ہر ایک بُری بات کو بُری اور اچھی بات کو اچھی لکھدیا۔ کوئی فقرہ [illegible]
گول مول نہیں لکھا کہ سمجھنے میں دقت ہو۔ مثلاً تعزیہ اور الاوا اور ناؤ اور
مہدی کی رسموں کو صاف صاف بُرا لکھدیا اور بار بار اسپر زور دیا کہ پھر
اسے بُری نہ سمجھیں۔ جسمیں زر بھی ضائع ہو۔ جسکے بنانیوالے علم سے معرا
اور عقل سے محروم اور دین سے بے نصیب ہیں پس اگر سچ پوچھیئے تو
حق کی حمایت اور اسلام کی اشاعت اسے کہتے ہیں جو آپنے کی۔ ورنہ
اشاعت اسلام کا نام ہی نام رہگیا ہے کوئی جوان مرد میدان میں [illegible]
اپنے گروہ کی مخالفت کرتا ہوا نظر نہیں آیا۔ اور [illegible]

Marfat.com

اور حسن و قبیح کو صاف لفظوں میں جتانے والا و کہائی کنہ دیا لہذا ہم تو
یہ سمجھتے ہیں کہ یہ علم کا دریا اور فیض کا چشمہ دنیائے اسلام کو سرسبز بنانے
کے لیے اللہ کی جانب سے اُمڈا ہوا ہے۔ خدائے کریم۔ آپکے پہچاننے
کے لیے قوم کے بے بصیرت لوگونکو چشم انصاف عنایت کرے۔

تجھکو پایا تو مٹے درد زمانے کے تمام
تجھکو دیکھا تو گئے ساری مصیبت ہم ہول

حضرات آپ غور فرمائیں کہ جو شخص شاعرو نکو ایڈیٹرونکو مولوینکو
پیرزادونکو عوام کو خواص کو ہر ایک کو ٹوکتا ہے اور ہدایت کرتا ہے اُسکے
ساتھ وہ لوگ جو کہ باطل کے شیدا ہیں۔ ہوا و ہوس میں گرفتار ہیں
کبھی دوستی اور الفت نہیں رکھ سکتے اور جو شخص خواہ عالم اور فاضل
ہو یا حکیم و فلاسفر ہو اپنی تعریف دنیا میں کرانا چاہتا اُس سے ہرگز یہ
کام نہیں ہو سکتا کہ سب مخلوق کو دشمن بنائے اور آپ اُنکے شر
اور ایذا رسانی سے بے پروا ہو کر اپنی دولت و عزت و راحت کو
خطرہ میں ڈال رکھے۔ ایسے لوگ دنیا میں بہت کم پیدا ہوتے ہیں اور
صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ جو کہ حق گوئی و حق جوئی میں لومۃ لائم

Marfat.com

کی پروا نہ کریں اور کسی کی دشمنی سے نہ ڈریں۔ اور یہی علامت ہے دین کے سچے رہنماؤں کی اگر ایسے رہنما اسلام میں پیدا نہ ہوتے رہیں تو اسلام و شریعت کا باغ تباہ و ویران ہو جائے مسلمانوں کا حقیقی مذہب اور سچا طریقہ دین و آئین کا دنیا میں چھوٹنے لگے صفحۂ ہستی سے نام و نشان ہی مٹ جائے مگر اللہ کو اس دین برحق کا ہمیشہ ہمیشہ قائم رکھنا منظور ہے اسلیے وہ ایسے حق نما لوگ ہر موقع اور وقت ضرورت پر پیدا کرتا رہتا ہے۔

۱۲۔ اور یہ لطف ہے کہ اللہ بزرگ ایسے شریف کام اور بزرگترین خدمت پر سب سے اعلیٰ طبقے اور شریف خاندان اور نسل عظام لوگوں سے چن لیتا ہے۔ چنانچہ نواب صاحب بھی سادات حسینی رفاعی ہیں جنکے بزرگ مدتوں دہلی میں اور لاہور میں بادشاہوں اور شاہزادوں کے معلم رہے ہیں۔ اور سرکار نظام الملک آصف جاہ اول اسی خاندان کو آپ کو دہلی سے اپنے ہمراہ دکن کو لائے اور خطاب نوابی اور منصب جلیلہ سے آپکا اعزاز بڑھایا۔ چنانچہ آپ کے جد بزرگوار کو ... نواز جنگ اور منیر نواز جنگ بہادر کے خطاب مرحمت فرمائے ... صوبہ داری ورنگل و اورنگ آباد پر معین فرمایا۔ اور جاگیر ...

Marfat.com

اور جب آپ کے جد بزرگ نواب سید نور الدین حسین خاں بارادہ حج سورت بندر پر تشریف لائے تو انگریز سرکار نے آپکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور آپ کو نواب سچین کے سمجھانے کے لیے جو آمادہ فساد رہتے تھے مامور فرمایا اس کام کو جب آپنے بحسن خوبی انجام دیا تو پھر سرکار پیشوں کے سمجھانے کے لیے بطور سفارت کے آپکو پونا بھیجدیا۔ وہاں بھی آپنے ایسی خدمتیں انجام دیں جو آپ ہی کا کام تھا اسلیے سرکار انگریزی نے بھی سورت میں آپکو جاگیریں بخشیں اور نواب سید نور الدین حسین خاں کے ایک فرزند سید نصیر الدین حسین خاں و کمال الدین حسین خاں کو سرکار گائکواڑ نے سرداری کے عہدے مرحمت کیے اور بڑودہ میں بلاکر وہ اعزاز دیا کہ اپنی گدی کے برابر آپکی نشست مقرر کی۔ اور جاگیریں مرحمت فرمائیں۔ غرضکہ جہاں گئے حاکموں اور بادشاہوں نے آپکو

نوٹ سرکار گائکواڑ نے نواب سید نور الدین حسین خاں کی پیشوا کے دربار میں بڑی آؤبھگت دیکھکر انکے فرزند نصیر الدین و کمال الدین کو اپنے پاس رکھا تھا اور پیشوا سرکار گائکواڑ سے ناراض رہتے تھے گوندما و مہالج کو کسی قصور پر گجرات کی گدی سے خارج کرکے کسی دوسرے سردار کو بڑودہ بھیجنا چاہتے تھے مگر اسوقت نواب سید نور الدین ہی کی سفارش اور وسیلہ سے گائکواڑی خاندان گجرات کی گدی پر بحال رکھا گیا۔

Marfat.com

اپنے سر آنکھوں پر بٹھایا۔ساوٗلی پرگنہ جس کی آمدنی تین لاکھ روپیہ ہے صرف فوج رکھنے کے لیے نواب نصیرالدین حسین خاں کے تحت تصرف میں سرکار گائکواڑ نے دیا۔جب نواب موصوف نے رحلت فرمائی تو احمد آباد میں سب سے معزز مقام پر حضرت شاہ عالم صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کی درگاہ میں متصل تربت شریف آپکو مدفون کیا۔اور مقبرہ تعمیر کرکے اُسکے اخراجات (ختم درود کے لیے) پہلے موضع گتراں پھر موضع کرودرا معین و مقرر کیا۔بڑودہ رزیڈنٹ بہادر کے آفس میں نواب صاحب کے جدامجد کی تصویر قلمی ابتک آویزاں ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ انگریز سرکار کے دل میں انکی کیا وقعت ہی اور آپکے حسن خدمات کی یاد ابتک سرکار نے محو نہیں کی ہیں۔

نواب صاحب کو مسلمانوں کے دونوں گروہ اور دونوں پارٹیاں یعنی علیگڈہ پارٹی اور دیوبند پارٹی محبت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اسکی کیا وجہ ہی حالانکہ دونوں گروہ کے خیالات میں بعد المشرقین ہی اسکی وجہ یہ کہ آپنے صرف ایک خدمت اپنے ذمہ لی وہ بھی ایسی

Marfat.com

دونوں قسم کی تعلیم کے حامی ہیں اور رسومات مروجہ بیہودہ کے مٹانے پر سعی فرماتے ہیں جس کی تردید و مخالفت پر ہر دو فریق متفق ہیں بلکہ ہر اہل علم کو یہ بات دل سے پسند ہے خواہ وہ علم مشرقی رکھتا ہو یا مغربی۔

۱۳- آپکے اخلاق اور کشش اور مہمان نوازی کا یہ حال ہے کہ ہند کے اکثر علما اور ہمدرد ہمیشہ آپ سے ملنے کو آتے رہتے ہیں اور سب کی خدمت اور مہمان نوازی میں آپ کمربستہ رہتے ہیں ایک مکان خاص مہمانوں کے ٹھہرانے کے لیے آپنے ۱۹۰۸ء میں تعمیر کیا ہے جس کی قطع تاریخ۔ جناب قبلہ حکیم چھوٹے صاحب مدظلہ نے اسطرح لکھی ہے۔

جناب نواب صدر الدین حسین ذی شرف — کرد چوں تعمیر قصر نو بہ حسن دل فریب

از سر الہام شیدا بہر تاریخ بنا — گفت مہماں خانۂ نواب صدر الدین عجیب

۱۴- مولانا حالی نے جو اپنے مسدس میں شاعروں پیرزادوں مولویوں۔امیروں۔ شریفوں کو اُنکی بیجا حرکتوں اور اُنکے بدنام چال اور برے چلنی سے آگاہ کیا ہے وہ مختصر چند ابیات ہیں جسپر آپنے دفتر کے دفتر لکھکر اُنکو واضح کیا ہے کہ وہ کون سے چلن ہیں گجرات کے مسلمان

Marfat.com

کہتے ہیں کہ نواب صاحب مسلمانوں پر کوئی اعتراض نہ کریں غیر اقوام پر اعتراض کیا کریں تو انکو سب بخوشی اپنا پیشوا تسلیم کر لینگے۔ یہ بات مینے نواب صاحب کے گوش گذار کی اور التماس بھی کی کہ ضرور آپ ایسا کریں یعنی آریہ و عیسائیوں کی تردید میں رسالے لکھیں آپنے اسکے جواب میں فرمایا ع۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ آریوں عیسائیوں کی تردید کے لیے بہت جوش ملک میں پھیلا ہوا ہے اور اس کام کے کرنیوالے بھی بہت پیدا ہو گئے ہیں جو ملک میں ہر طرف نظر آتے ہیں۔ مینے اُس کام کو لیا ہے جس کی طرف مارے خوف و دہشت کے پوری توجہ نہیں کیجاتی۔ اور جس کی ضرورت اسوقت حد سے زیادہ ہے۔ اشاعت اسلام غیر اقوام میں جس طرح ضروری ہے اسیطرح اشاعت حق و اشاعت شریعت و سنت و توحید و اخلاق کی اپنوں میں ضروری ہے۔ اور یہی میری خواہش ہے جسکے لیے بجان و دل مصروف ہوں۔ چاہے کوئی میری موافقت کرے یا مخالفت مجھے اس کی پروا نہیں کہ لوگ کیوں مخالفت کرتے ہیں اور میں انکو اپنے موافق بنانے کی سعی مثل اور لوگوں کے خوشامد کی راہ سے

کرنا چاہتا۔ ؎ شعر

چاکہائے سینہ می دوزم بتار عشق خود
دختہ گرد و یانہ گرد و من رفوئے میکنم

نواب صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کے چلن جسقدر بیہودہ اور برے پائے ایسے کسی قوم کے چلن برے نہ دیکھے اسلیے میںنے اپنے دل میں یہی ٹھان لی کہ میں پوری توجہ اور کوشش مسلمانوں ہی کے چلن اور عیوب کی اصلاح میں کرونگا اور جہانتک ممکن ہوگا اس قوم کی خدمت میں اپنی جان کھپا دونگا اور جبکہ ایک ہی کام انسان سے زندگی میں پورا ہونا دشوار ہو تو دس کاموں کی طرف کیسے متوجہ ہو سکتا ہے بیشک یہ ایسی خدمت ہے کہ مسلمانونکو ناگوار گذرتی ہے اور وہ مجھ سے نفرت کرتے ہونگے مگر کیا اس خیال سے میں اُنہیں نصیحت کرنا چھوڑ دوں اور اپنی قوم کو بری عادات و خصائل میں مبتلا رہنے دوں۔ یہ تو خلاف ہمدردی و خلاف اپنی خیر خواہی و دوستی کے ہوگا دوست کا تو یہی کام ہے کہ وہ اپنے عزیزوں اور دوستونکو بدی سے باز رکھے اور بدی میں مبتلا پائے تو رنج کرے۔ پس یہی وجہ ہے کہ نواب صاحب کی

Marfat.com

تصانیف دیکھنے سے مسلمانوں کو اپنے معائب سے پوری آگاہی ہو جاتی ہے۔

۱۵۔ ملک گجرات میں تین قومیں مسلمانوں کی تجارت پیشہ ہونے کی وجہ سے بہت دولتمند ہیں۔ بوہرے۔ خوجے۔ میمن۔ مگر افسوس کہ ان تینوں قوموں کی زبان گجراتی ہے۔ اردو زبان میں نہ یہ لوگ کتابیں دیکھتے ہیں نہ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں پس انکی اصلاح کے لیے نواب صاحب نے قومی اخبار گجراتی میں مثل تہذیب الاخلاق کے جاری کرنیکا قصد کیا۔ اور اپنی طرف سے اس اخبار کا جاری کرنا قرین مصلحت نہ جانا اور ایک ہوشیار میمن قوم کے آدمی کو اس اخبار کے جاری کرنیکا حکم فرمایا۔ جسے آپنے بھی خاطر خواہ امدادی رقم عنایت کی اور نواب سردار محمد نصراللہ خاں صاحب سے اور جناب مدار المہام وزیر جوناگڈہ جناب شیخ بہاء الدین بہائی سی آئی ای مدظلہ سے بھی سفارش کرکے امداد دلائی۔ اس اخبار کا نام اسلام گزٹ رکھا اور امریلی ضلع کاٹھیاواڑ سے یہ اخبار بڑی آب وتاب سے نکلنے لگا۔ اسکے خریدار دو ہزار تک پیدا ہوگئے اور میمن قوم نے اس کی بڑی قدر دانی کی بارہ برس یا سال

یہ اخبار نکلتا رہا مگر اسکے مضامین دیگر اخباروں کی طرح پوچ اور لچر اور خوشامد اور
خریداروں کو خوش رکھنے کے لیے نہ تھے بلکہ از سرتا پا نصیحت اور ہدایتوں
سے مملو - اور تدابیر ترقی اسلام و اصلاح قومی سے مزین تھے -
جو یہاں کے مولوی مُلّا - اور واعظوں اور پیرزادوں کے خلاف مرضی
تھے اسلیئے ناگوار خاطر گذرے کیونکہ قوم کی بیداری سے انکی کمائی
موقوف ہوتی تھی اور یہ گروہ نہیں چاہتا کہ قوم تعلیم یافتہ اور بیدار ہو -
اسلیے چند شریر النفس واعظین نے اسکی مخالفت شروع کی اور
طرح طرح کے الزام اور اتہام لگا کر اس اخبار کی مذمت میمن جماعت
میں کرنے لگے اور یوں سمجھایا کہ اس اخبار کو خریدنا - پڑھنا گناہ
ہے - اور جو اسے خریدے اور پڑھے وہ بے دین اور کافر اور گمراہ
ہے - الغرض بڑی جد و جہد سے بہت لوگوں کو اسکا مخالف بنایا
اور خریدار کم ہونے لگے آخر یہانتک نوبت پہونچی کہ اخبار کو گھاٹا
آنے لگا - ایڈیٹر مایوس ہونے لگا اور چاہا کہ اخبار بند کرے - مگر
نواب صاحب نے بہت دلاسا اور تسلی دیکر اور امداد کر کے
اُسے بند نہ ہونے دیا تو میمنوں نے اپنے کج فہم مولویوں اور جاہل

Marfat.com

مرشدونکے کہنے سے ایک اور تدبیر اسکے بند کرنیکی نکالی یعنی ایڈیٹر
صاحب کو لالچ دیکر اگر تو اسے بند کریگا تو ہم تجھے ایک تجارتی دکان
کھولدینگے اور اپنی تجارت میں بھی حصہ دار بناکر دولت سے مالامال
کردینگے۔ اور یہ تدبیر کارگر ہوئی۔ ایڈیٹر نے انکی مخالفت کرنی بہتر
اور مناسب نہ سمجھکر انکی مرضی کے تابع ہوگیا۔

۱۷۔ بدقسمتی سے تمام گجرات میں اس ضروری کام کی طرف
لوگونکو متوجہ کیا چنانچہ پہلے احمدآباد میں [illegible] اور شہر پونا میں ملک
دکن میں اردو پریس قائم ہوئے مگر یہ دونوں پریس ناتجربہ کاری
اور بدنظمی سے افسوس ہے کہ بند ہوگئے مگر خیالات لوگوں کی پریس
کی جانب مائل نظر آتے ہیں فی الحال صرف احمدآباد میں خاکسار
کا حمیدی پریس اب دو سال سے جاری ہوا ہی اور تمام شہر
گجرات کے اس عزت سے محروم ہیں اور نواب صاحب کا یہ
فرمانا ہی کہ ہر شہر میں ہندوؤں کے مساوی ہمارے پریس اور ہمارے
اخبار ہونے چاہئیں۔ کچھ گجراتی زبان میں بھی ہوں اور کچھ اردو
میں بھی ہوں تاکہ ہمارا اپنا بھائی رستہ ترقی کے دروازے میں

Marfat.com

کسی قوم سے پیچھے نہ رہنا چاہیے۔

۱۷۔ نواب صاحب کے کتب خانہ کی بدولت اس گجرات میں بڑے بڑے لکچرار پیدا ہوے اور تاریخ دانی اور فلسفہ دانی اور علوم مذہبی کے ماہر اور قوم کے مرض شناس ظاہر ہوے۔ چنانچہ مولوی سید مرتضیٰ صاحب کو ہم مثالاً پیش کرتے ہیں جنکے لکچروں کی آج بڑودہ گجرات سے حیدرآباد دکن تک دھوم ہی اور لطف یہ کہ قوم ہنود سے سیکڑوں مرتبہ دعوتیں آتی ہیں بڑے بڑے کالجوں کے ہندو پروفیسر اور قوم مرہٹہ افسران بڑودہ جو ایم اے اور بی لے ہیں آپکی لکچروں کے مداح ہیں اسپر طرّہ یہ کہ مولوی صاحب تو اسلام کی فضیلت کا وعظ اور اسلامی تاریخ کے وہ واقعات جس سے شاہانِ اسلام کی خوبیاں اور ہندؤوں پر جو احسانات مسلمانوں نے کیے اسی کو بیان کرتے ہیں اور جو جو اعتراض متعصب جماعت غیر اقوام نے تاریخوں میں بھر دیے ہیں اُس کی تردید بطریقہ احسن کرتے ہیں یا اب اس زمانہ میں جو جو شکوک اور شبہات اور الزامات بیجا ہندؤں کے دلوں میں بہ سبب منفرد عداوت اور بہ نیت فساد و تفرقہ اندازی کے آریہ قوم ڈال رہی ہے۔ اُس کی تردید کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

اور یہ کتب خانہ ایسا ہی کہ لکچرار بننے والوں کو اور مصنفین کتب کو
اور اڈیٹران اخبار کو اس سے ہر قسم کا مصالحہ قومی عمارت پختہ کرنے
اور صدہا دلائل بہم پہونچانے کے لیے ملسکتا ہی۔

۱۸- دوستو- ہمارے سچے رہنما میں دو وصف ہونے
چاہئیں ایک تو یہ کہ وہ ہمارے دین و مذہب کو تقویت دینے والا ہو
دوم یہ کہ وہ دنیاوی ترقی سے بھی ہمکو مانع اور باز رکھنے والا نہو۔
نواب صاحب میں یہ دونوں خوبیاں بفضل الٰہی موجود ہیں۔ آپ
علیگڈھ محمدن کالج اور انگریزی تعلیم پر بھی لوگونکو متوجہ کرتے ہیں اور اس
سے چاہتے ہیں کہ ہم میں ذی وجاہت اور ذی وقعت لوگ دنیاوی
اعتبار سے پیدا ہوں جو غیر اقوام کی نگاہوں میں ہمارا اعزاز کم نہو
اور یہ بات بغیر حصول اعلیٰ تعلیم انگریزی کے نہیں ہوسکتی یعنی
بی اے اور ایم اے- اور وکیل اور بیرسٹر اور سولیسٹر اور انجنیر اور ڈاکٹری
کی تعلیم اگر مسلمانوں میں نہوگی تو معزز عہدے پانے اور حکومت کے
قابل ہم نہونگے اور جبکہ اس اعزاز کو ہم غیروں کے لیے چھوڑ دینگے تو ہم
ذلیل و حقیر ہوجائینگے پس اعلیٰ تعلیم کی مخالفت حقیقت میں دین و دنیا

Marfat.com

ترقی کی مخالفت ہے۔ پھر نواب صاحب کا یہ بھی فرمانا ہے کہ دین بھی ہاتھ
سے نہ جائے اسلیے آپ مدرسہ دیوبند اور ندوۃ العلماء کے بھی حامی ہیں
آپکا یہ خیال ہے کہ عربی تعلیم میں بھی اعلیٰ پایہ پر مسلمانونکو پہنچنا چاہیے تاکہ ہم
توحید اور سنت اور شریعت کا دامن بھی نہ چھوڑیں بلکہ یہ دونوں
زبانیں اگر ہم حاصل کریں تو ہماری تصانیف اور ہمارے خیالات سے
یورپ امریکہ اور جاپان میں بھی اسلام پھیل سکتا ہے مگر ہمارے علما سے
بعض ہٹ دھرم ایک چیز کے حامی اور ایک چیز کے مخالف ہیں۔
ایسا نہ چاہیے۔ نواب صاحب کی تصنیفات سے دونوں زبانوں
کے حصول کی ترغیب ملتی ہے۔ اور دونوں زبانوں سے بے اعتنائی
پر آپ قوم کو ملامت فرماتے رہتے ہیں۔ خدا سب علما اور پیشواؤنکو
ایسا ہی ہمدرد اور زمانہ کا نبض شناس اور قوم کا بہی خواہ بنائے
تو ہی قوم کا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ ورنہ یہ قوم دنیا کی تباہی اور مذمت میں
بھی گرفتار رہیگی اور دینی و مذہبی ترقی سے بھی محروم ہے۔ بغیر حمایت ندوہ
اور علیگڈھ محمدن کالج کے دونوں کام ابتر ہیں۔

بیشک ڈاکٹر سر سید احمد خاں مرحوم کا نام مبارک بھی قومی ہمدردوں میں

Marfat.com

مثل آفتاب کے چمک رہا ہی اور انکی خدمات قومی کا اعتراف نہ کرنا
گویا چاند پر خاک ڈالنا ہی۔ بڑے نامنصف اور ناشکرہ وہ لوگ ہیں
جو ایسے قومی محسن کے احسانوں کا اعتراف نہیں کرتے اور ایسا
سچا ہمدرد زمانہ کو دوسری بار ملنا دشوار ہی۔ جسکی محبت سے اور جگرسوزی
نے ذلت اور پستی سے ہمکو نکال کر دنیا میں سربلندی اور سرخروئی
بخشی لیکن مذہبی اعتبار سے اگر دیکھا جاے تو جدید فلسفہ کی تائید
میں اور ایمان بالغیب میں سرسید مرحوم نے بہت بڑی لغزش کہائی
اسلیے ہم انہیں دینی معاملات میں رہنما اور ہمدرد نہیں تسلیم کر سکتے۔
پس اس خوبی کا سہرا ہمیں دوسرے ہی کے سر باندہنا پڑیگا۔ پہر نواب
محسن الملک بہادر مہدیعلیخاں اور نواب وقار سلک مشتاق حسین صاحب
کی لائف پر نظر کریں تو وہ بہی سرسید ہی کی طرح ایک ہی طرف چلے
ہیں۔ دینی خدمات اُن سے بہی ظہور میں نہ آئیں۔ پہر ہم مولانا شبلی کی
سوانح عمری پر غور کریں تو ایک عربی کالج جسکا نام دارالعلوم ندوہ ہی
اُسکے بانی ہیں بیشک یہ کالج کچہ قوم کے آنسو پوچہیگا اور انہیں تسلی
دیگا کہ مذہبی علوم کے زندہ رکہنے کی تجویز جاری ہوئی اسی طرح

Marfat.com

مدرسہ دیوبند بھی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے مبارک ہاتھوں سے اسلام کو سرسبز بنانے کے لیے جاری ہوا۔ مگر یہ تمام کوششیں اُس ملک کے لیے فائدہ بخش ہیں۔ جہاں سے وہ قریب ہے۔ ملک گجرات تو دنیاوی ترقی میں بھی اور دینی و مذہبی عروج کے لحاظ سے بھی نواب صدر الدین حسین خاں صاحب کا زیر بار احسان ہے کہ دونو کی (یعنی دنیاوی اور دینی) ترقی کا راستہ آپنے دکھایا اور دونوں کی حمایت پر قوم کے دولتمندوں اور خیر خواہوں کو متوجہ کیا اور یتیم خانے اور کتب خانے اور پریس اور قومی اخبارات کی ضرورت گجرات میں حد سے زائد ہے جسکا تذکرہ آپکی تصانیف دیکھنے سے ظاہر ہوگا۔ اور اس قوم کی غفلت اور پیشواؤنکی خود غرضی اور طمع کی شکایت سے کوئی تصنیف آپ خالی نہ پائینگے پھر ایسی تصانیف کا عوام میں پھیلانا ملک کو بیدار کرنے کے لیے ازبس مفید ہے۔

ان تصانیف کے مطالعہ سے قوم میں ایسا جوش ہمدردی پیدا ہوگا کہ ہزاروں قومی کالج اور مذہبی مدرسے اور اسلامی بورڈنگ اور یتیم خانے کھل جائیں تو عجب نہیں۔ مگر ان کتابوں کی اشاعت

Marfat.com

حامیان مذہب اسلام کو نواب صاحب کا ہاتھ بٹانا چاہئے قومی
خدمت کا کام ایک ہی شخص کا نہیں جبتک کہ اور ہمدرد مددگار شریک نہوں
یہی وجہ ہے کہ ملک میں جلد تر خیالات نیک نہیں پہیلے اور نہیں پہیل
سکتے اور جبتک پہیل جاوینگے تو چشم زدن میں مسلمانوں کو عروج نصیب
ہوگا اور تمام مصیبتیں کافور ہو جاوینگی انشاء اللہ تعالی - پس ہمارے
نزدیک ان خوبیوں کا جامع کوئی ہمدرد نظر نہیں آتا الا نواب صاحب
بہادر خدا آپکے عمر و اقبال میں ترقی دے - اور اسلیے اہل گجرات
آپکے وجود باجود پر جتنا فخر کریں وہ تہوڑا ہے - اور خدا کی اس عنایت
پر جو ہم گجراتیوں پر پروردگار عالم نے فرمائی جتنا شکر بجا لاویں ٹہیک ہے
وہ پاک معبود ہماری کشورکاری اور عقدہ کشائی چاہتا تہا جو ایسا
نفوس قدسیہ سے ایک انتخاب شخص رہبری کیلئے عنایت کیا

شکر صد شکر کہ آن چیز کہ دل میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

۱۹ - نواب صاحب [illegible]
شیعہ اور سنی کی جنگ کو نہایت نفرت [illegible] ہیں

اسیطرح مقلد اور غیر مقلد کی لڑائی کو آپ پسند نہیں کرتے (دیکھو اسلام کی ترقی) اور یہ وصف قومی ہمدردوں میں ضروری اور لازمی ہے۔ ہمارے علما بڑی بڑی کتابیں تصنیف کرکے اپنے کو فاضل اور بہی خواہ قوم تصور کریں لیکن اگر ان میں یہ خوبی نہیں ہے تو اُنکی فضیلت علمی اور تصانیف کا انبار لگا دینا سب بیکار ہے۔ ہاں یہ خوبی سرسید احمد خاں میں کامل طور پر تہی کہ اُنہوں نے ایک ہی مسجد میں دو فرقوں کو نماز پڑھوائی اسکی مثال کسی اور جگہ سوائے علیگڈہ کالج کے دیکھنے میں نہ آئی اور یہ خوبی بغیر تاریخ بینی کے حاصل نہیں ہوتی مورخوں نے لکھا ہے کہ شیعہ سنّی کی عداوت نے بغداد کی سلطنت مٹا دی۔ عربوں کی حکومت دنیا سے نیست و نابود کردی۔ اسلامی تجارت کو بہی سخت صدمہ پہنچایا۔ چین سے عرب تک قافلے آتے جاتے تھے اُسے ایران کی حکومت نے بند کردیا۔ اور یہ بہی ہمنے خوب طرح آزمالیا کہ سنّی علما اگر شیعوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہیں تو مذہب ہمارا شیعہ قبول نہیں کرتے اور اگر شیعہ علما سنیّوں پر سر سے ایڑی تک زور لگاتے رہیں تو سنی شیعہ نہیں بنجاتے پس دونوں کی محنت لاحاصل اور بیفائدہ ہے۔

Marfat.com

اس سے بہتر ہے یہ کہ اپنے اپنے گروہ کی اصلاح تمدن و اخلاق میں مشغول ہوں اور اشاعت مذہب غیر اقوام میں کرتے رہیں۔

۲۰۔ اردو میں کسی شاعر نے قومی ہمدردی کی نسبت یہ نظم لکھی ہے جو نواب صاحب کے مناسب حال ہے اسلیے اسکا یہاں درج کرنا مناسب ضرور معلوم ہوا۔

نظم

کل خرد اور جہالت میں یہ قصہ دیکھا
ایک کو ایک سے [illegible] کرتے ہوئے جھگڑا دیکھا

بات مطلب کی سمجھ میں مرے آئی جو ہاں
دور سے میں نے کھڑے ہو کے تماشا دیکھا

بولی جھنجھلا کے جہالت یہ خرد سے ناداں
قوم پر مرتے تجھے میں نے ہمیشہ دیکھا

غیر کے واسطے تکلیف اٹھانا بے سود
فائدہ اس میں بتا تو نے بھلا کیا دیکھا

اپنے آرام کو برباد کرے غیب پہ جو
مینے احمق کوئی دنیا میں نہ ایسا دیکھا

دھن جو رہتی ہے تجھے قوم کی رہتی ہے عبث
کوتہ بیں کوئی زمانہ میں نہ تجھ سا دیکھا

جب تجھے دیکھا پریشان ملا قوم پہ بس
سر پہ ٹوپی نہ ترے پیر میں جوتا دیکھا

ہے صراحی میں تری قومی ترقی کی شراب
کوئی دنیا میں نہ گاہک کہیں اسکا دیکھا

تیری پٹ پڑتی رہی غیر کے آگے ہر دم
کبھی سیدھا نہیں پڑتے ترا پاسا دیکھا

ایک میں ہوں کہ نہیں قوم کی کچھ فکر مجھے
بال اس فکر میں اپنا نہیں بیکا دیکھا

Marfat.com

اپنے آرام سے مطلب ہے مجھے قوم سے کیا | عاقلو انکا تو جہاں میں یہی شیوہ دیکھا

سُن کے یہ بات خود طیش میں آئی بجید | ہمنے بھی چہرہ پہ آتے ہوئے غصہ دیکھا

تھی جو فہمیدہ عیاں کی نہ کدورت اکدم | غور سے اپنے مخالف کا [illegible]

سمجھی ناداں ہے کیا جانے بھلا قوم کا درد | پی گئی غصہ کو دل میں جو اُبلتا دیکھا

سوچکر فرض نصیحت کو شروع کی تقریر | سچ بتا کیا ہے مجھے اس راہ میں تنہا دیکھا

لے سلف سے میں گناتی ہوں تجھے تو گن لے | کتنے لوگوں کو اسی بات کا شیدا دیکھا

کیا نہیں جانتی دنیا میں رسولِ اکرم | جنکے رتبہ سے نہ بڑھکر کوئی رتبہ دیکھا

فخر کی بات ہے وہ بھی تھے اسی کوشش میں | ہاتھ میں انکو لیے قوم کا جھنڈا دیکھا

بعد میں سارے صحابہ تھے اسی کوشش میں | جنکی محنت کا زمانے نے نتیجہ دیکھا

شرق سے غرب تلک قوم کو چمکا ہی دیا | اوج پر قوم کے اقبال کا تارا دیکھا

جو کرے قوم کی خدمت تو وہی ہے مخدوم | بے کھیوے کے کبھی پار نہ کھیوا دیکھا

نواب صاحب کی تصانیف پر اپنا مختصر ریویو

دوستو۔ زمانہ ہمیشہ سے مردہ پرست ہے۔ زندگی میں کسی بزرگ کی وہ وقعت نہیں ہوئی جو بعد وفات کے اُسے نصیب ہوئی

Marfat.com

لہذا نواب صاحب بہادر کے خدمات قومی کی جو وقعت زمانہ آیندہ
میں ہونیوالی ہے اسقدر آج نہیں ہے اور میں بلا تصنع و بلا تکلف
کہونگا۔ خواہ دنیا مجھے کچھ ہی کہے کہ نواب صاحب امام غزالی
اور امام فخر الدین رازی کا رنگ رکھتے ہیں کیونکہ آپ کی تصانیف
کا پایہ بہت بلند ہے اور ضرورت زمانہ کے لحاظ سے وہ کامل ہدایت
اسلام اور مکمل رہبر شریعت ہیں اور عام مقبولیت انکی دیکھکر پتہ
چلتا ہے کہ وہ اسلامیوں کے دلوں میں اپنا گھر بنا رہی ہیں اور اپنی
کشش سے وہ ایک زمانہ کو مسخر کرنیوالی ہیں جو ایکبار حق جوئی
کی نظر سے دیکھتا ہے ان کتابوں کا شیفتہ اور والہ و شیدا ہوجاتا ہے
اور ہدایت کے لیے بڑی بڑی ضخیم کتابوں کی اس زمانے میں ضرورت
نہیں ہے۔ کیونکہ عوام الناس کو علم سے رغبت نہیں اسلیے وہ
بڑی کتابوں کے مطالعہ سے گبھراتے ہیں اور چھوٹے رسالے
دیکھنے کی طرف زیادہ مائل نظر آتے ہیں۔ جب ایک رسالہ
دیکھ لیتے ہیں تو شوق کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور خواہش دوسرے
رسالہ دیکھنے کی پیدا ہوتی ہے۔ پس بتدریج عوام میں علم اور ہدایت

Marfat.com

پہیلانے کے لیے بڑی کارآمد ہو اور اسلیے احیاء العلوم اور کیمیائی
سعادت کی جگہ نواب صاحب کی تصانیف لے رہی ہیں۔ پس یہی
وجہ ہے کہ مینے نواب صاحب کو امام غزالی کا ہمرنگ کہا۔ اور
جس انسان سے خدا کے بندونکو ہدایت پہونچے اس زمانہ کے
لیے وہی غزالی ہو۔ اور جسکی تصانیف کمال مقبولیت کا درجہ حاصل
کریں اور جنسے اسلام کو تقویت اور ہدایت کو خاطرخواہ طاقت
پہونچے وہی اسوقت کے لیے احیاء العلوم اور کیمیائی سعادت ہیں
مینے اگرایسے نور اعتقاد اور جوشیلے قلب اور بیباک زبان سے
ایسی بات کہدی ہو جسکو اسوقت لوگ ماننے اور تسلیم کرنے کو
تیار نہیں تو وہ مجھے براہ کرم معاف کریں اور معذور سمجھیں کہ میں دلی
جذبات کو مخفی رکھنا پسند نہیں کرتا مگر غالباً آیندہ نسلیں میری اس
زیادہ بیانی کو میزان صداقت میں تولینگی اور معیار انصاف سے
پرکھیں گی اور بمصداق الحق یعلو ولا یعلی۔

ناظرین ذرا غور فرمائیں۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ کے وقت
میں قومی خصائل یہ نہ تھے جو آج ہیں اور یہ بدعتیں اور رسومات ہرگز

Marfat.com

مروّج نہ تھے جو کہ اب رائج ہیں اور اسطرح رسوم کو دین و مذہب
بنا لینا اور صوفیوں کا اُس کی حمایت کرنا اُنکے خواب و خیال میں بھی
نہ گذرا تھا (بھلا وہ کب جانتے تھے کہ ایسا ہوگا) ورنہ وہ خود اس بارہ
میں تنبیہ و ملامت کے بڑے دفتر لکھتے۔ پس جو کمی ہدایت
کی احیاء العلوم اور کیمیائی سعادت میں اس زمانہ کے لحاظ سے ہے
وہ بھی ہے اُس کا دور کرنا اُس کتاب سعادت انتساب سے کہاں
ممکن ہے۔ پس جو کمی زمانہ ماضیہ کی مذہبی کتابوں میں ہے اُسے پورا کرنے
کے لیے ایک ایسے ہی رہبر کی ضرورت مسلم ہے جیسے کہ وہ بزرگ
تھے پس میں زمانہ حال کے ہادی کو ہمرنگ غزالی کیوں نہ
کہوں۔ ہرگز یہ کہنا۔ گناہ کی بات نہیں ہے اور نہ بے محل ہے حدیث
شریف میں وارد ہے کہ ہر صدی میں ایسے لوگ میری امت میں پیدا
ہونگے جو اسلام کو از سر نو زندہ کرینگے اور تقویت پہونچائینگے۔ پس
اس اعتبار پر میرا سخن قابل اعتراض نہیں رہتا اور نا منصف نکتہ
چین دریدہ دہن چاہے کچھ کہیں۔ اُنکی زبان سے تو کوئی بچ
نہ سکیگا۔

Marfat.com

اے عزیزو - دین ہمارا حضرت رسالت مآب کے زمانہ میں کامل ہو چکا ہے یہ ناقص دین نہیں ہے کہ جسمیں نئی رسمیں اور نئے طریقے داخل کیے جاویں اور اُسے ثواب سمجھکر لوگ مثل فرض و سنت کے اسپر جم جائیں اور عامل ہوں - جو لوگ نئے طریقے اور نئی رسمونکو دین بتاتے ہیں اور دین و مذہب سمجھتے ہیں وہ دونوں گمراہ ہیں - اور اُنہوں نے حضرت رسول اکرم کے تعلیم کردہ دین اسلام کو ناقص سمجھکر اُسپر اپنی طرف سے اسیلیے اضافہ کیا کہ دین کامل ہو جائے پس ایسے لوگ دین کے خیر خواہ اور ہمدرد نہیں ہیں جو دین محمدی کو ناقص بتاتے ہیں - اور اسپر بدعتونکو اضافہ کرکے اُسے کامل بناتے ہیں -

نواب صاحب نے اُس اسلام کی حفاظت کے لیے قلم اٹھایا ہے جسے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں (ناقص نہیں) کامل چھوڑ گئے اور اللہ نے اسکے کامل ہونیکی بشارت قرآن مجید میں دی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا -

Marfat.com

پس اصلی دین کی حمایت اور سچے دین کی پیروی کی ہدایت نواب
صاحب کی تصانیف سے ملتی ہے جس میں حضور رسول اکرم کے فرمان
اور تعلیمات اور طریقے کو اپنا دین اور طریقہ بتایا ہے اور اسپر اضافہ کرنیوالوں
سے باز پرس کی ہے انکے فریب سے مخلوق کو آگاہ کیا ہے بچایا ہے۔ دنیا
میں ہزار ہا واعظین اور علماء دین اور مشائخین اور پیرزادے اور درویشی
بانے والے۔ مدعیان تصوف وخاندان شریعت وقاضی ومفتی والا
وغیرہ موجود ہیں اور اسقدر با اثر ہیں کہ اپنے مریدوں معتقدوں سے جو کچھ
کہدیں بس وہ پتھر کی لکیر ہے اگر ہدایت کرتے رہتے تو اکثر رسوم بیہودہ
موقوف ہوجاتیں لیکن افسوس صد افسوس کہ انکی تقریر اور تحریر میں
یہ باتیں ہدایت کی موجود نہیں اور برخلاف اسکے روز بروز بدعتوں
کی ترقی اور لہو ولعب کی زیادتی دیکھکر ہمارا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ اکثر
لوگوں نے حق گوئی سے کنارہ کیا اور حق جوئی کا راستہ بند کیا ہے۔
پس نواب صاحب ہمیں اس راستہ کیطرف بلاتے ہیں اسلئے
وہ اسلام کے ہادی اور رہنما اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین بے کم وکاست ہیں۔

Marfat.com

بعض لوگ اس بات کا سننا گوارا نہیں کرتے کہ آجکل کے ہمدردونکو
سابق زمانے کے بزرگوں اور علماء سے تشبیہ دیجائے مگر وہ فضلنا
بعضکم علی بعض کو بہولے ہوے ہیں اور کیا علمی فضیلت کو بہی وہ
نبوت کی طرح کسی بزرگ پر ختم سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگونکو لازم ہے کہ وہ
اس اعتقاد سے توبہ کریں پہر اگر کوئی یہ کہے کہ بدعتونکی تردید شاہ اسمعیل
صاحب شہید اور نواب صدیق حسن خاں صاحب نے بہی بہت
کی ہے تو ہمیں اُس سے انکار نہیں۔ مگر مقبولیت کا درجہ انکی تصانیف
کو حاصل نہوا اسلیے کہ احسن طریقہ سے تردید نہیں کی بلکہ رکیک
الفاظ لکہکر لوگونکو برہم کردیا۔ دوم یہ کہ بعض علماء نے تقلید ہی کو بُرا
بہلا لکہہ مارا اسلیے مقلدین میں اُنکی تصانیف کو عزت نصیب نہوئی
اور مولانا نواب صدر الدین حسین صاحب مدظلہ کے لکہنے کا
ڈہنگ نرالا ہے۔ آپنے صرف بدعت ہی کی بیخ کنی کا قصد نہیں کیا
بلکہ جو جو معائب مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ کیا شعرا ہیں
کیا علما ہیں۔ کیا فقرا ہیں۔ کیا امرا ہیں۔ کیا شرفا ہیں۔ کیا جہلا ہیں
سب کو جہنجہوڑنا اور خواب غفلت سے بیدار کرنا۔ سب کی بیہودہ

Marfat.com

رسومات اور نالائق چلن کی مذمت شروع کی۔ پس ایک گروہ نے دیکھا کہ میرے کاموں ہی پر نواب صاحب نکتہ چینی نہیں فرماتے بلکہ دوسرے گروہ کی بھی خبر لی جا رہی ہے۔ اور دوسرے گروہ نے دیکھا کہ صرف میں ہی مورد ملامت نہیں ہوں بلکہ اور گروہ بھی اسکا نشانہ ہیں تو انہیں تسلی ہو جاتی ہے کہ صرف ہمارے ہی شکل و شمائل کی اس میں تعریف نہیں ہے جو برہمی کا باعث ہو۔ ہاں برہم بھی ہوتے ہیں مگر نہ اسقدر کہ جسقدر شاہ اسمعیل صاحب شہید پہ ہوئے جسطرح انسان کو اپنا چہرہ اپنی صورت نہیں دکھائی دیتی مگر دوسرے کی صورت وہ دیکھتا ہے اسیطرح ہر گروہ کو اپنے عیب نہیں دکھائی دیتے اور اپنے چلن برے نظر نہیں آتے مگر دوسرے گروہ کے بیہودہ چلن تو بخوبی اسے بدنما لگتے ہیں مثلاً شعرا میں سے کوئی بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ ہماری فصاحت بیانی اور گوہر فشانی سے۔ انسانی اخلاق مٹ رہے ہیں۔ لوگ حسن پرستی اور عاشق مزاجی کا سبق ہم سے سیکھتے ہیں اور بندہ نفس و ہوا اور غلام شہوات بنانے کو اور رند و آزاد بلکہ بیحیائی کی زندگی کو۔ زہد اور اتقا پر اور شرم و حیا پر اور خوف خدا پر (اوباشی کو) ترجیح دے رہے ہیں مگر انہیں علما کی

Marfat.com

حرکات ناشائستہ کا ضرور اعتراف ہے کہ یہ گروہ آپس میں لڑانے اور ایک دوسرے کو کافر۔ دوزخی بتانے اور اپنی بات کو تسلیم کرانے کی فکر میں آپسے باہر ہو رہا ہے اور گو زبان سے دنیا کو جیفہ اور مردار بتاتا ہے مگر اپنے لیے ہر ناجائز وسائل سے دولت سمیٹنے پر آمادہ ہے۔ ہدایت و نصیحت جو کرنی ضروری ہے اسکا ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لاتا۔ لہو ولعب بدی اور شرارت اپنی قوم میں حد سے سوا دیکھتا ہے مگر چوں نہیں کرتا۔ پس نواب صاحب نے اپنی تصانیف میں علمائے وقت کا فوٹو جو کھینچا ہے شاعر اسے پسند کرتے ہیں اور شاعروں کا فوٹو بھی جو ان تصانیف میں کھینچا ہے اُسے علما پسند کرتے ہیں۔

پھر صوفیوں مرشدوں کے چلن ملاحظہ ہوں کہ یہ فرقہ ڈھول سارنگی پر ناچنے تھرکنے کو اور رنڈیوں کو قبروں پر نچانے کو کچھ گناہ نہیں سمجھتا اور برا نہیں جانتا مگر دنیا کے سارے حق پسند اس عادت کو خلاف دین و مذہب سمجھتے ہیں اور خوب طرح جانتے ہیں کہ یہ طریقہ خواجہ معین الدین چشتی اور خواجہ علاء الدین صابرؒ کا نہو گا جو آجکل کے صوفیوں کا ہے۔ پس یہ صوفی جھوٹے مرشد ہیں اور دنیا کی آنکھوں میں خاک ڈالکر اپنی بزرگی تسلیم

Marfat.com

کرانا چاہتے ہیں اور جاہلوں کے سردار بنکر دنیا کے مزے لوٹ رہے ہیں ؎

ریش دراز شیخ میں ہے ظلمت فریب
اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح

پس نواب صاحب نے جو انکی حالت پراشک بہائے ہیں۔ اُسپر علما اور شعرا ہی متفق اللفظ ہوکر نواب صاحب کو داد تحسین و آفرین دینے لگتے ہیں۔ مگر جبکہ صوفیوں کا گروہ علما کی شرارتوں پر نواب صاحب کے مضامین پڑہتا ہی تو مارے خوشی کے عالم وجد میں آجاتا ہی۔ اور مرحبا و صلی علیٰ کے نعرے مارنے لگتا ہے۔

پس ہر گروہ صرف اپنے معائب پڑہکر رنجیدہ خاطر ہوتا ہے مگر دوسرے گروہ کے معائب کا حال پڑہکر پکار اُٹھتا ہی کہ بہت صحیح لکھا ہی بالکل درست نہایت خوب لکھا ہے جو کچھ لکھا ہی اس میں سرمو فرق نہیں۔ پھر کوئی بندہ خدا غور کرتا ہی کہ جب اپنے سوا غیر کی شکایتیں نواب صاحب نے درست اور بجا اور حق حق لکھی ہیں تو غالباً ہماری بھی شکایتیں حق حق ہی لکھی ہونگی۔ ہمیں غصہ کو پی جانا چاہیے اور ذرا

Marfat.com

گہری نظر سے اور انصاف کی نظر سے ان شکایتوں کا فیصلہ ابھی
کرنا چاہیئے بس اس خیال کے آتے ہی معاً اُسکے دل میں نورِ معرفت
وحقیقت چمکنے لگتا ہی ایک دردِ دل پیدا ہوجاتا ہی اور تاریکی کے حجاب
وضلالت کے پردے دور ہوجاتے ہیں اور وہ ہدایت پا جاتا ہی۔

خاکسار نے ہر ہر گروہ کے فہمیدہ اشخاص سے مختلف اوقات میں
نواب صاحب کی تصنیفات پر انکی رائے پوچھی ہے کئی ایک نے پہلے
ناک بھوں چڑہا کر یہ جواب دیا کہ ہماری نسبت نواب صاحب نے
ایسا ایسا لکھا ہی اور یہ درست نہیں ہی۔ تب مینے اُنسے کہا کہ فلاں
گروہ کی نسبت نواب صاحب کیا لکھتے ہیں اسے ذرا ملاحظہ کیجئے
جبکہ اُنہوں نے وہ مضمون اپنے سوا غیر کی نسبت پڑہا تو خوشی کے مارے
اُچھل پڑے اور کہنے لگے کہ اتنا صاف صاف اور صحیح صحیح لکھا ہی کہ
اس زمانہ میں کوئی نہیں لکھتا۔ تب مینے کہا کہ آپ اپنی نسبت بھی
اسیطرح خیال کیجئے۔ اور غصہ کو تھوک ڈالیے اور انصاف کو مدنظر رکھکر
ان شکایتوں اور اعتراضوںکو ملاحظہ کیجئے پھر اگر غلط لکھا ہی تو سمجھنا

Marfat.com

کیجئے اور یہ بھی کہدیجیے کہ کونسی بات غلط لکھی ہی اور کونسی درست لکھی ہی۔ اس تقریر نے البتہ انکے دلوں پر اثر کیا پھر اُنہوں نے کتاب پڑھی اور نادم ہوئے پس لازم ہی ہر شخص کو کہ وہ غصہ کی حالت میں کتاب کو نہ پڑھے۔ بلکہ اپنے معائب اور اپنی شکایتوں کو ایک اجنبی اور ایک علیحدہ شخص بنکر انصاف کرنے کی حالت میں پڑھے

دیگر ہمارے علمائے بزرگ کی تصانیف میں کبھی ہمنے غیر اقوام کے اخلاق حسنہ و خصائل پسندیدہ کی تعریف نہیں دیکھی اسلئے کہ ہمارا تعصب (مذہبی عداوت) ہماری انکھونکو انکے حسنات دیکھنے کی اجازت نہیں دیتا مگر نواب صاحب کی تصانیف میں یہ خوبی بھی موجود ہے اسلیے یہ ہمارے علما کی تصانیف سے علیحدہ ایک خصوصیت رکھتے ہیں۔ غیر اقوام میں کیا خوبیاں ہیں اسکے بیان کرنے سے کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ ہماری قوم عبرت پکڑے اور اپنے کو اُنکے مقابلہ میں بدکار مکار ستمگر ناپاک۔ بے عزت۔ بے ہمت بنے دیکھکر شرمائے اور اُنکے نیک کاموں میں سبقت لیجانے کی

کوشش کرے۔ پس اب یہ ثابت ہوگیا کہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید اور نواب صدیق حسن خاں وغیرہ وغیرہ کی تصانیف قوم کو اسقدر فائدہ رساں نہیں اور اسیلئے مقبول ہی نہیں۔ ہاں یہ ڈھنگ مولانا حالی اور سرسید احمد خاں اور نواب محسن الملک اور مولوی نذیر احمد خاں کے مضامین میں پایا جاتا ہی اور جدید دماغ اور روشن خیال لوگونکو از حد پسند ہی پس نواب صاحب نرے مولوی بنکر کتاب نہیں لکھتے مگر ایک بے تعصب عالم اور عدالت گاہ کے کرسی نشین جج بنکر۔ بے قصور اور مجرم کا تصفیہ اور فیصلہ براہ تحقیق و انصاف کرتے ہیں خواہ مجرم کافر ہو یا مسلمان۔ جج کو قومیت کے لحاظ کی ضرورت نہیں صرف انصاف کرنا ہی مد نظر ہوتا ہی۔ پس یہ کہدینا کہ نواب صاحب جو کام اور جو خدمت کرے ہیں اور علمانے بھی کی ہی۔ سراسر غلط ہی۔ اسیلئے کہ ہر دو عالم کی تصانیف میں ایک نقص ہی جو اسے مقبول خلائق نہیں ہونے دیتا۔ اور آپکی تصانیف میں بفضل الٰہی وہ جذب مقناطیسی موجود ہی کہ ہر شخص اسے پڑھکر اسکا گرویدہ ہو جاتا ہی اور ہدایت پاتا ہی۔

آپ کی تصانیف میں یہ نقص نہیں کہ فلسفہ کی حمایت میں مثل سرسید احمد خاں

Marfat.com

کے عقائد اسلامیہ کو توڑ مروڑ کر رکھدیا۔ اور یہ نقص ہی نہیں کہ مثل نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تقلید کی اور آئمہ مجتہدین کی پیروی کو گناہ قرار دیا اور یہ نقص ہی نہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بزرگی اور افضلیت میں اپنی کوتاہ قلمی سے مثل مولانا اسمٰعیل صاحب کے نالائم الفاظ لکھکر صوفیوں اور جاں نثاروں عام مسلمانوں کو برانگیختہ کردیا ہو ہاں صرف ہمارے معائب لکھکر ہمیں برانگیختہ کیا ہی تو ایسا کرنا خالی از مصلحت نہیں ہی اسکے علاوہ لطف بیان بھی تو ایک خداداد شے ہی جو آپ ہی کا حصہ ہی۔ ؎

شاہدان نیست کہ او موے میانے دارد
بندہ طلعتِ آں باش کہ آنے دارد

بیشک وہ بزرگوار بھی اپنے وقت کے مجدد اور سنت کے حامی شریعت کے فدائی اسلام کے معاون و مددگار تھے ان میں نقص نکالنا بھی ایک ہمارا نقص ہی۔ بقولے چھوٹا منہہ اور بڑی بات۔ مگر خاکسار نے وہی باتیں لکھیں جو زباں زد خلائق ہیں اپنے دل سے تراش کر نہیں لکھی اور باہم مقابلہ و موازنہ کرنے کے لیے مبصرین اور صاحب نظر و منصف مزاج جو

پر اس بحث کو ہم چھوڑتے ہیں وہ جو رائے لگائیں وہی درست ہے۔
ہماں دشماں کو اپنی زبان بند رکھنا ہی بہتر ہے۔

نواب صاحب نے اکثر رسالے مبتدیوں اور بچوں کی تعلیم کے لیے لکھے ہیں جس سے بڑے اور بوڑھے لوگ بھی فائدہ لے رہے ہیں ایک سلسلہ خاص مدارس میں سالانہ امتحان کے موقع پر بطور انعام کے تقسیم کرنے کے لیے لکھا ہے جس میں یہ کتابیں ہیں۔ جنت کا بیان دوزخ کا بیان۔ برزخ کا بیان۔ محشر کا بیان۔ نماز کا بیان۔ روزہ کا بیان۔ حج کا بیان۔ دعا کا بیان۔ قرآن کا بیان۔ یہ سلسلہ ہی مسلمانوں کے لیے بیحد مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ برادران مومنین کو انکے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے اور پروردگار اسکے مصنف بزرگوار کو جزائے خیر و ثواب دارین عنایت کرے اور ہماری رہنمائی کے لیے اسی طرح کمر بستہ رکھے اور آپکے قلم فیض رقم سے ہدایت کی دریا بہا کرے اور خدائے کریم ہم عاجز بندوں کا بیڑا پار کرے دینی و دنیوی مشکلات آسان کرے آمین ثم آمین۔

ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

Marfat.com

اللّٰہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم و صلی اللہ علی خیر

خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و ذریاتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

والسلام علیٰ

من اتبع الہدیٰ

الراقم آثم

خادم قوم نیازمند عاشق حسین۔

حنفی چشتی احمدابادی گجراتی عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر رسالہ تحفہ گجرات

Marfat.com

خاص گجراتیوں کے لیے نواب صاحب کے قیمتی اقوال

آپ کے بیش بہا نصائح اور پاکیزہ خیالات جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں جسکو ہمارے مکرم دوست مولوی سید مرتضیٰ صاحب نے اپنی قلمی بیاض میں جمع کیا ہے اس میں سے چند نصائح ہم برائے افادہ قوم یہاں درج کرتے ہیں امید کہ ہمدردان اسلام و خیر خواہان مسلمین آپکے قابل قدر مشوروں پر کاربند ہوکر اپنی متفقہ کوشش سے ساکنان گجرات و دکن کی اصلاح و دستگیری فرمائینگے۔

(۱) آپ فرماتے ہیں کہ پیرزادگان گجرات و گروہ مشائخین۔ اردو زبان سے ناآشنا ہیں اور عربی فارسی کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ اگر کسی سے خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں تو بجز گجراتی کے اور کسی زبان میں نہیں کرسکتے۔ پس جو قومی زبان ہی بھول گئے۔ وہ قومی تاریخ اور لٹریچر اور مذہبی معلومات سے مطلق بے بہرہ ہیں اور مثل عضو معطل کے بیکار ہیں اسلئے قوم کو کسی فائدہ کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ بلکہ ان کی جہالت کے ضرر سے ایمن نہ رہنا چاہیئے۔ اس گروہ کے سنبھلنے

کی صرف یہی تدبیر ہے کہ وہ اپنے بچونکو اعلی تعلیم عربی و فارسی کی دلائیں
اور بعد اسکے قدرے انگریزی بھی سکھائیں اور اعلی تعلیم عربی کی دلانیکے
لیے انہیں دیوبند یا ندوہ وغیرہ عربی مدرسونکی طرف رجوع ہونا چاہیے
وہاں سے سند فضیلت لینے کے بعد اگر انگریزی کی بھی تکمیل کریں
تو دل ماشاد و چشم ما روشن۔

(۲) آپ فرماتے ہیں کہ علمائے گجرات اور واعظین کو باہمی جنگ
وجدل سے پرہیز کرنا چاہیے اور عداوت و رنجش کو دور کرکے اتفاق
کے ساتھ باہم مل جل کر قومی صلاح و فلاح کے کاموں کی طرف
متوجہ ہونا چاہیے۔ یعنی بعض علما درس و تدریس عربی و فارسی
کا شغل اختیار کریں اور جابجا عربی مدارس جاری کرائیں اور بعض
علما۔ آریہ و نصاریٰ کے ساتھ مباحثہ کرتے رہیں اور انکے مشنریاں
کی شر سے عام مسلمانونکو بچادیں اور بعض علما قوم کے بیہودہ اخلاق
اور فضول خرچیوں اور بری رسمونکی مذمت پر وعظ کیا کریں اور بعض
علما۔ اخبار و رسالہ جات کا سلسلہ جاری کریں اور اسطرح قوم کو
اپنی ضروریات و فرائض سے باخبر کرتے رہیں۔ اور بعض علما غیر

Marfat.com

زبانوں کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوں اور اُن زبانوں میں مذہبی کتابوں
کے ترجمے کرکے قوم کو فائدہ پہونچائیں اور ہر گوشہ ملک میں ترقی اشاعت
اسلام کے لیے پھیل جائیں اور ایسی ضروری خدمات میں باہم ایک
دوسرے کی اعانت کریں اور پیرزادے بھی بعد تحصیل علوم اسی خدمات
پر سرگرم ہوں۔ سوائے مشاغل علمی اور سوائے ہدایت و تعلیم و تلقین
وہمدردی و درس و تدریس کے اور کوئی کام انکا نہونا چاہیے خصوصاً
اپنے گروہ کے اصلاح اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کی رہنمائی پر جان
و دل سے کمربستہ ہونا چاہیے۔

(۴۴) آپ فرماتے ہیں کہ امرائے قوم اور والیان ریاست جو
اس گجرات میں ہیں وہ بھی اردو زبان سے آشنا نہیں رکھتے ہیں۔
اسلئے اردو کو یہاں تنزل ہے۔ بڑی بڑی ریاستوں میں نہ اردو کے
مدارس ہیں نہ کتب خانے نہ اخبار۔ نہ قومی کاموں سے وہ باخبر ہیں
نہ مذہبی معلومات اور واقفیت انکو حاصل ہے۔ پس اردو کی بیقدری
سے اسلام کو ضعف پہونچ رہا ہے جسکی انہیں مطلق خبر نہیں امرا کو لازم
ہے کہ عربی فارسی کے مدرسے اپنے ملک میں جاری کریں اور دیوبند

Marfat.com

یا ندوہ سے اسکے لیے منتظم اور مدرس اور ممتحن بلوایا کریں اور آپ اپنے
بچوں کو بھی قومی زبان سے بے بہرہ نہ رکھیں - اردو [illegible]
عربی فارسی کے حاصل نہیں ہوتی اسلئے [illegible]
مدرسوں کا اپنی دار الریاست اور اضلاع ریاست [illegible]
اسلام کو تقویت پہنچانے کے لیے اور [illegible]
لیے ضروری ہے - جبتک مسلمان اپنے بزرگوں کی ہسٹری اور قوم عرب
کی تاریخ و جغرافیہ و مذہب سے اطلاع نہ پائینگے اور جبتک مسلمان اپنے
بزرگان دین کی تصانیف کے مطالعہ سے محروم رہینگے [illegible]
قوم کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتی - ندوہ [illegible]
کے ہے اور علیگڈھ کالج وغیرہ [illegible] تعلیم اپنی ریاست
سے بہت سے بچوں کو [illegible]
وہ فاضل و کامل ہو کر آئیں تو [illegible] ریاست [illegible]
خدمات سپرد کرنا چاہیے -

(۴) آپ فرماتے ہیں کہ [illegible]
سے عزت کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ یہ خطاب [illegible]

Marfat.com

وہ اگر مسلمانوں کی بہبودی اور بے عزت غریب قوم کو باعزت نہ بنائیں اور جاہل قوم کو علم و ہنر سے فیضیاب نہ کریں تو انہوں نے چونکہ قومی عزت کی پرواہ نہ کی اسلیے وہ بھی قوم سے کسی عزت کے مستحق نہیں رہے۔

(۵) فرماتے ہیں کہ امرائے قوم اردو کے کتب خانے اور اخبار و مدرسے اپنے ملک اور ریاستوں میں جاری کریں اتنا ہی نہیں بلکہ اردو کی ترقی کے لیے۔ ہندوستان میں جو لوگ سرگرم ہیں انکی بھی امداد کو اپنے اوپر واجب سمجھیں اور جو لوگ ہندوستان میں اسلامی خدمت میں سرگرم ہیں انکی بھی دستگیری فرمایا کریں اور جو مصنفین اعلیٰ درجہ کی علمی کتابیں تصنیف یا تالیف یا ترجمہ شائع کر رہے ہیں انکی بھی اعانت و حوصلہ افزائی سے غفلت نہ کریں۔

(۶) نواب صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے اسبات کا بڑا قلق ہے کہ اس گجرات میں مجھ سے نہ تو کوئی قومی کاموں میں مشورہ لیتا ہے اور نہ کوئی صاحب بہت خیر خیرات کے وقت اتنا دریافت کرتا ہے کہ میں یہ روپیہ کہاں خرچ کروں اور نہ کوئی ہزہائنس مجھے بلا کر اتنا موقع

Marfat.com

دیتے ہیں کہ میں انہیں کوئی بات قوم کے فائدے کی سمجھاؤں اور انکی ریاست میں جو ضروری کام انہیں کرنے ہیں اُس سے انہیں آگاہ اور باخبر کروں اور بغیر بلائے جاکر کچھ نصیحت کرنا تہذیب کے خلاف ہے۔ اور اثر پذیری نہیں۔ کاش یہ لوگ مجھے یوں نہیں بلاتے تو نہ بلائیں۔ مگر اس خدمت کے لیے اور ہی لوگ ہندوستان میں لائق اور سمجھدار اور قوم کے بڑے خیرخواہ موجود ہیں انہیں سے مشورہ لیں۔ بلکہ انہیں اپنی صحبت میں ہر وقت رکھیں۔ یا ہر سال انہیں چند روز کے لیے اپنے پاس بلایا کریں یا آپ انکی خدمت میں جایا کریں

(۷) نواب صاحب فرماتے ہیں کہ کئی انجمنوں نے گجرات میں مجھے صدر انجمن بننے کی درخواست کی مگر یہ میرے مشورہ پر انہوں نے قدرے بھی عمل نہ کیا اس لیے میں نے اس عہدہ سے استعفا دیدیا۔ اور یہ عمل کرنا یا نصیحت کو نہ ماننا اتفاقی ہے اور آپ اکثر نصیحت کے موقع پر اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے ہیں۔ ؎

سر [illegible] اگر [illegible]

سینہ [illegible] اگر [illegible]

دکھ رہے فغاں ہیں آہ ہیں فریاد ہیں شیون ہیں نالے ہیں

سناؤں درد دل طاقت اگر ہو سننے والوں میں

دیکھے سے ہونگے چمن میں سیکڑوں نالے ہزاروں نکلے

کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

(۸) اور فرماتے ہیں کہ ہمارے نوجوان رؤسا و قوم اگر نماؤنٹ
شطرنج بازی وشکار استاد و رنڈی بازی سے پرہیز کریں اور غلط
ہمدردی کو ترک کریں تو ان کی صحبت سے اسلامی حمیت غیرت حمایت
و ترقی ان میں پیدا ہو جائے تو انکی ذات سے مسلمانوں کو جدید فیض پہنچے
اور قوم کو بہت بڑے بڑے فائدے حاصل ہوں دیکھو بہت رؤ
راجگان میں کیسے کیسے رئیس بیدار مغز اور صائب الرائے موجود
ہیں - اور ان میں قومی فیلنگ کسقدر ہے - جو رئیس کہ رنڈی باز
اور نشہ باز ہوتے ہیں تو انکی صحبت میں ارذل جگہ پاتے ہیں
اسلئے ان میں نیک کام سمجھانیوالا اور پاکیزہ خیالات وعالی دماغ و بلند نظر
اور ذہین نہیں آتا اگر ایسا کوئی شخص مل بھی جائے تو اسے ارذل لوگ
وہاں ٹھہرنے نہیں دیتے - اور بعض رئیسوں کو قوم سازوں اور خوشامدی

Marfat.com

لوگوں سے بڑی الفت ہو جاتی ہے اور چونکہ ناقص ریاضت والوں اور ضعیف
طبیعت والوں سے یہ کام نہیں ہو سکتے اسلیے وہ دنیا میں کم عزت
میں ذلیل نہیں بن سکتے۔ تو بہتر یہی ہے کہ تا دم مرگ وہ اپنے اشغال میں
اپنی صحبت میں رکھے اور ان سے تو شاید کا متقی ہو۔ بلکہ نایاب شیوہ
کا متقی ہو اور خواہ اسکے کتنے ہی قبل کرے یا کرے مگر [illegible]
سے اسکی پند و نصائح سن لیا کرے اور کسی سے کہتے [illegible] انکی تعظیم
نہ کرے۔ اگر وہ اپنی سبکی اہانت و کہیں سے [illegible]
والے نہیں۔

(۶) اور فرماتے ہیں کہ [illegible]
کہ دولت و حکومت کا [illegible]
[illegible]
[illegible] کے اسلیے [illegible]
سے خلق کے ساتھ [illegible]
آخرت میں خدا کے [illegible]
تو ہیں تو حسرت تمہاری آرزائیں [illegible]

گھر بھرنے کے لیے اور خوشامدیوں اور کمینوں کی خاطر مدارات کے
لیے دولت نہیں ہے بلکہ اسلام کی خدمت اور علم و ہنر کی اشاعت
اور خلق کی راحت رسانی اور اللہ تعالیٰ کو رضامند کرنے کے لیے
ملی ہے۔ ؎

رستم رہا زمیں پہ نہ سام رہ گیا
مردوں کا آسماں کے تلے نام رہ گیا

(۱۰) فرماتے ہیں کہ ایک اور مرض بھی امرائے قوم میں مجھے نظر
آیا اور وہ یہ کہ اخبار بینی و کتب بینی کا قدرے قلیل شوق بسبب انگریزی
تعلیم کے ان میں پیدا ہو گیا ہے۔ مگر جب اخبار دیکھتے ہیں تو انگریزی
جس کا ایڈیٹر بھی نصرانی ہو اور جب کتاب پڑھتے ہیں تو انگریزی جس کا
مصنف بھی نصرانی ہو۔ پس غیر اقوام کی تحریرات ہر دم پڑھتے ہیں
آخر ان میں اپنے اسلامی حمیت اور دین کی حمایت کا جوش اور ولولہ مٹتا
جاتا ہے اور نفسانی خواہش ہی باقی رہتی ہے اور اگر ان سے پوچھا جائے
کہ آپ اسلامی اخبار کیوں نہیں دیکھتے تو جواب یہ دیتے ہیں کہ انگریزی
اخبار میں ہر ایک واقعات تازہ چھپتے ہیں اور بذریعہ تار کے خبر منگوائی

Marfat.com

جاتی ہے۔ ہمارے اخبارات اُس خبر کو دس روز او مہینے بعد درج کرتے ہیں تو اسکا جواب ہمارے پاس یہی ہے کہ ہمارے اسلامی اخباروں کی حیثیت ہی کیا ہے جو وہ انگریزی اخباروں کا مقابلہ کریں مگر آپ ہی لوگوں کی توجہ سے اور اعانت و ہمدردی سے انکی حیثیت درست ہو سکتی ہے جبکہ آپ کو اُنسے الفت اور اعتنا نہیں تو پھر قصور آپ ہی کا ہے اور آپ یہ بھی غور نہیں کرتے کہ غیر اقوام کے مضامین اور تحریرات پڑھنے سے آپکے مذاق بگڑ گئے ہیں۔ آپ ہی مثل ایک اجنبی قوم کے اسلام سے کنارہ کرتے ہیں جناب اکبر حسین الہ آبادی نے ایک شعر میں اسی بات کا گلہ کس لطف اور مذاق کی چاشنی کیساتھ کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۔ لوٹ دو اُس نے ہمارے بیٹے اک مقبول لکھا

خلق میں مضموں وہ پھیلا تھا کہ جوتا چل گیا

مطلب یہ کہ اُس کے بوٹ کی جتنی قدر ہمارے ہاں ہوئی اسکی اتنی بھی قدر ہمارے مضامین اور ہماری تحریرات اور ہمارے اخباروں کی نہیں۔ افسوس

(۱۱) فرمایا میں یہ بخوبی جانتا ہوں کہ انگریزی لٹریچر کے مقابلہ میں

Marfat.com

ہمارا اردو لٹریچر کچھ بھی نہیں ہے پس جس طرح سمندر کی مچھلی تالاب میں رہنے سے خوش نہیں۔ اسی طرح جسنے انگریزی میں کتب بینی کی ہو اسے اردو کتابیں دیکھنے سے تسلی نہیں ہوتی مگر میرا یہ منشا ہی نہیں کہ انگریزی میں کتب بینی اور اخبار بینی نہ کرو مگر یہ بھی خوب یاد رکھو کہ اسلام کی تحقیر اور اسلامی سلاطین کی تحقیر کا کوئی پہلو غیر اقوام نے اٹھا نہیں رکھا جہانتک ان سے ممکن ہوا وہانتک انہوں نے اپنی شان و عظمت بڑھانے اور اسلامیوں کی شان و عظمت گھٹانے میں سعی کی ہے۔ پس انکی تحریرات سے ہمیں اپنے اسلاف کے کارنامے صحیح طور پر نظر نہ آوینگے اسلیے ہم اردو لٹریچر کو دیکھنے کے لیے مجبور ہیں اور اسلیے ہمیں اپنے علما کی تصانیف و تحریرات و اخبار دیکھنا لازمی و ضروری ہے۔ بلکہ اپنے علما و ہمدردوں کی ہمت بڑھانا اور اردو لٹریچر کی امداد و اعانت و قدر افزائی ہمپر فرض اور واجب ہے۔ اور اس سے غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں اسلام کو ضعف پہونچا رہے ہیں۔

(۱۲) فرماتے ہیں کہ ہماری قوم اپنے بچوں کے لیے انگریزی ٹیوٹر (اتالیق) رکھکر اسلام سے انہیں اجنبی اور نا آشنا بنا رہے ہیں

لازم ہو کہ ایک قابل اور قدردانہ ہمدرد اسلام مولوی کو ...

تاکہ بچپن ہی سے اُن میں اسلامی حمیت اور حُب قومی ...

پیدا ہو جائے۔ اور جو ... اسلام سے کنارہ کش ...

(۱۴) فرماتے ہیں کہ ...

ونا آشنا ہمدرد ناگروں و چین ... آتا نہیں ...

عربی و دینیات کا ضرور چاہیے ... دیوبند یا ندوہ کی ...

چاہیے جن رُوسا کو دین سے ہمدردی اور محبت نہیں ...

مٹانے کا الزام اُنہیں ... سر پر آجائیگا۔ حالانکہ ...

... اسلام کا ...

خدا اور رسول ... سرگردانی ہو۔

اگر کوئی ...

کا گلہ کرتے ہیں اور ... دیوبند کی حمایت اور ...

کھولنے کی کیوں ہدایت فرماتے ہیں ...

مولوی کس مرض کا علاج ہیں اور انکی ذات ...

اندازی و خانہ جنگی سے کہ قوم کو کہ ...

Marfat.com

یہ خیال تمام ہندوستان اور انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کا ہے۔ مگر اسکا
جواب یہ ہے کہ قوم کو تمام ضروری احکامات اور اسلام پر قائم رکھنے اور ارتداد
و دہریت کی عالمگیر آندھیوں سے بچانے کے لیے ایسے گروہ کی بھی اشد
ضرورت ہے اگر یہ گروہ نہ ہو تو ہماری مسجدیں ویران ہو جائینگی۔ ہمارے
زمانے میں جسقدر مدرسوں سے نکل چکے ہیں ہمارے دل بھی پریشان
ہو جاتے ہیں اور وہاں پر لوگ جمعہ کے پیش امام اور مولوی اور واعظ بنکر
بالکل بیکاری کی زندگی بسر کرنے لگیں گے پنجاب و گجرات میں ایسے شہر نے بہت
دیکھے ہیں جہاں ایک ایک مدرسہ عربی دینیات کا ایک ایک شہر میں قائم
ہو جانے سے یہ نتیجہ نکلا کہ سب شہر کے مسلمان دینیات ہی کی تعلیم
میں مصروف ہو جاتے نہیں بلکہ ایک گروہ ہم میں ایسا بھی تیار ہوتا
رہیگا جنکا کام تعلیم نماز روزہ و مسائل حلال و حرام و خدمات مساجد
ہو گا۔ اور جنکا کام رد و ابطال یہود و نصاریٰ کا ہو گا تاکہ اسلام پر غیر مسلم زبان
طعنہ حاصل کریں اور ان ہی کی بدولت ایسے چمکتے ہوئے ہیرے اب بھی کل
ہونگے بزرگ فدایان قوم میں مثل شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ و مولوی محمد قاسم صاحب و مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی وغیرہ

بزرگ گذرے ہیں۔ اور اسوقت بھی بفضل الٰہی جو علماء ہیں بڑے
بڑے جید عالم مثل مولانا اشرف علی صاحب تھانوی و مولانا احمد حسن صاحب
امروہوی و مولانا عبدالحق صاحب حقانی وغیرہ وغیرہ موجود ہیں۔ اگر
یہ لوگ قوم میں نہ ہوں تو مسلمان قوم کو کس سے ملنے جاتے اور ان
کی محبت جنکے دلوں میں موجزن ہو وہ کس کی طرف رجوع کرتے
کس کی صحبت و الفت سے مستفید ہوتے۔ پہلے ہزاروں
گاؤں دیہات میں مولویان دیوبند ہیں جن کی وجہ سے ان
زراعت پیشہ لوگوں کو اسلام کے اصول سے آگاہی اور الفت و
محبت کا سبق ملتا ہے۔ ہاں اگر کوئی علماء میں خود غرض اور نفس
اور ہٹ دھرمی اور خود غرضی و حق پوشی کے سامان پیدا ہو گئے ہوں
تو انکے باز رکھنے کی ہدایت اور تفہیم کی جاوے اور اسکے انسداد کی
تدبیریں سوچی جائیں۔ اور یہ بات کہنا کہ سب کے سب مولوی نا
بود کر دیے جائیں۔ بڑی غلطی کا موجب ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ
خواہ مخواہ کے واعظ اور مولوی مشہور ہو گئے ہیں اور عوام الناس کو
غرض کا شکار بنا لیتے ہیں اسکا انسداد بھی ضروری ہے۔

Marfat.com

کی حاصل ہوگا جب علم دین پھیلے گا تو پھر بغیر سند علمی کے یہاں کی مساجد
میں پیش امام کے جانے اور نکاح خوانی کے لیے قاضی کیے جانے
اور وعظ کے لیے جاہل اور نادان نیم ملا کو ممبر اور مسند پہ جگہ ملنے والی نہیں
جدید تعلیم یافتہ گروہ اس فرقہ کے عیوب کو دیکھتا ہے اور حسنات کو نظر انداز
کرتا ہے یہ انصاف سے بعید ہے۔

(۱) آریوں اور نصاریٰ کی منتروں کو ہندوستان میں کون زک دے
رہا ہے۔

(۲) بزرگان دین کی تصانیف اور علم دین کی معتبر کتب کا ترجمہ اردو
میں کس فرقہ نے کیا ہے اور کون کر رہا ہے۔

(۳) مساجد میں نماز روزہ کا چرچا اور قرآن کی خواندگی کا اہتمام کس
فرقہ سے متعلق ہے۔

(۴) دیہات و قصبات میں ذکر خدا و رسول اور مسائل دین کا چرچا کن کی
بدولت پھیلا ہوا ہے کیا یہ خدمات ہمارے انگریزی کالجوں کے ڈگری یافتہ
صاحب اور وکیل بیرسٹر اور انجینیر صاحب کرینگے۔ افسوس۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

Marfat.com

مولوی زمانہ حال کے بیشک بدنام ہیں مگر وہی اسلام کے دست وبازو
ہیں۔ اُنکے بغیر کوئی محلہ کوئی گاؤں کوئی مجلس خالی نہ چاہئے۔ اور اُنکی
نازیبا حرکات کی روک تمام جدید تعلیم والے کرینگے اور جدید تعلیم والونکی
دہریت وآزادی و بے دینی کی روک تمام علماے اسلام کرینگے
پس دونوں گروہ ایک دوسرے کی پامالی اور بربادی کے خواہاں
نہ بنیں بلکہ صرف گوشمالی کو بہتر سمجھیں۔ اب ہمارے زمانہ کے روسا
گجرات جو کہ راجکوٹ کالج سے تعلیم یافتہ ہیں یا اندور کالج کے یا اجمیر
میو کالج کے سند یافتہ ہیں۔ وہ تو علماے دین اور عربی مدارس
کو اسلیے بے توقیری کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ نیو لائیٹ کے تمام
اصحاب اور پوری جماعت اسکی مخالف ہے اور اسلیے کہ خود بھی نیو لائٹ
ہیں۔ پس آن چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد اور اُنکے مشیر
مصاحب بھی اسی فرقہ کے ہیں پس اُنکو صحیح بات کا سمجھانیوالا اور
مدارس عربیہ کی ضرورت اور اُسکے فائدہ سے آگاہ کرنیوالا کوئی
فرد بشر نہیں ہے بقول سعدی ؎
کند ہمجنس با ہمجنس پرواز ۔ کبوتر با کبوتر باز با باز

Marfat.com

پس اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سوائے انگریزی مدارس کے دیگر مدارس علوم مشرقیہ ودینیہ کی طرف روسا بالکل متوجہ نہیں ہیں۔ بلکہ انکی مجلس میں جب کبھی اس بات کا ذکر نکلتا ہے تو ہر طرف سے یہی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ عربی مدارسے فضول ہیں۔ لغو ہیں۔ بیکار ہیں انکے وجود سے کوئی فائدہ ہی نہیں اسمیں روپیہ صرف کرنا سر اسر نادانی اور خطا ہے اور ان آوازوں سے متاثر ہوکر رئیسوں کو اس کی فکر نہیں رہتی وہ اور بھی لاپرواہ ہوجاتے ہیں۔ مگر آہ۔ کیا اسلام کو یوں بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائیگا اور کیا واقعی عربی مدارس۔ ہمارے ملک میں بے ضرورت اور لغو بیکار شے ہیں۔ ہرگز نہیں جتنی ضرورت انگریزی مدارس کی ہے اتنی ہی ضرورت عربی مدارس کی ہے۔ اور ندوہ کالج دونو کے درمیان معجون مرکب ہے۔ میں جیسے اسکا حامی ہوں ویسے ہی اسکا بھی اور ہر مسلمان کو میری طرح خیر خواہی بقائے مدارس عربیہ اسلامیہ کی اور انکی ترقی کی فکر کرنا چاہیے اور انکے تنزل سے رنجیدہ اور غمگین اور بے چین رہنا چاہیے۔ خصوصاً گجرات میں اسکی بڑی کمی ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں اپنے ہموطن بھائیوں سے ناراض ہوں اور جھگڑتا ہوں

Marfat.com

(۱۴) فرماتے ہیں کہ وقت ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے اور اسلام مٹتا جا رہا ہے۔ اگر اس کے بعد قوم بیدار ہوئی اور قوم کو ہوش آیا۔ تو پھر کس کام ہیں۔ سچ کہتا ہوں کہ پھر اس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گی۔ پس اس غم سے میرا سینہ چاک چاک ہو رہا ہے۔ اور میرے آنسو نہیں تھمتے۔ خدا اس قوم پر رحم کرے جسے اپنی نازک حالت پر ذرا بھی افسوس نہیں ہے

گلشن اسلام میں بلبل و غزال نیکو ہے
ہاں پھر یہ بلند آب ہو یہاں یا ہو ہے

(۱۵) فرماتے ہیں کہ تمام برادران اسلام کو میری دو نصیحتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ [illegible] [illegible] اگر ایک بڑے گناہ سے باز رہ [illegible] [illegible] خدا اور رسول [illegible] [illegible] اگر اپنے [illegible]

سے اور گناہ سے رہائی پاکر اپنے فرض منصبی اور حقوق اولاد سے
سبکدوشی میسر ہوگی۔ جس قوم کو اپنے نفع و ضرر کی خبر نہیں کہ کس کام میں
نفع ہے اور کس کام میں نقصان ہے اس قوم کا شمار چارپایوں میں ہونا چاہیے
انسانوں میں نہیں۔

(۱۶) فرمایا کہ محرم میں تعزیہ کی رسوم بدعات ایجاد تیموری ہیں اور
شادی و غمی کی رسوم ہندوانہ ایجاد اکبری ہیں۔ پس اکبر اور تیمور جیسے دو
مغل بادشاہوں کو جسے اپنا پیشوا بنا لیا۔ اور اسلام کے ہادی اور پیشوا
حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم و اصحاب کبار و اہل بیت
رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و محدثین و صوفیائے
کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی پیشوائی و رہنمائی کو کافی نہ سمجھا اس سے
اسلام کی کچھ توقیر نہ کی۔ [illegible] سمجھے
ذلیل کیا۔ رہی سہی ساکھ بھی جاتی رہی اور تعلیم قرآن کو ترک کیا کہ
وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا۔ (سورۂ فرقان پ
۱۹۔ رکوع پہلا)۔

(۱۷) فرمایا کہ اکبر اور تیمور کون تھے ذرا تاریخ میں انکے کارنامے پڑھو

تو معلوم ہو کہ دونوں سے اسلام اور مسلمانوں کو سوائے نقصان ضرر کے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ افسوس کہ ایسے ظالم اور بے دین اور بے تمیز بادشاہوں کو مسلمان اپنا دینی معاملات میں ہادی اور رہبر اور پیشوا بنائیں۔ ہاں ایک فاتح اور اقبالمند ہونے کی حیثیت سے دیکھا جائے تو امر دیگر ہے مگر ہمارے دین میں یہ اصول ہی کب ہے کہ بادشاہوں کی ایجاد اور طریقہ کو مسلمان اپنا دینی مذہب بنالیں اور مثل احکام خدا اور رسول کے اسپر فرض دوا جب کی طرح استقامت کریں اور پھر یہ کتنا بڑا اندھیر ہے کہ سب دینوں کے طریقے کو شریعت محمدی پہنچ دیجاتی ہے

گر سلف دیکھیں ہمارے زندہ ہو کر اب یہاں
آئے نسبت اور قرابت سے ہماری انکو عار

(۱۸) فرمایا۔ ہمارے علما اور واعظین داڑھی اور مونچھ کے رکھنے اور نصیحت ہی پر زور لگایا کرتے ہیں۔ کیا انکو خبر نہیں کہ اسلام کو اکبر اور تیموری نسلوں نے کس قدر نیست کردیا اور مسلمانوں کی کس قدر دولت اسمیں ضائع ہو رہی ہے۔ جس کام سے دنیا بھی برباد اور دین بھی برباد

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نہیں لیجا سکتے۔ پس اسیطرح موجودہ رسومات کو شکست دینے کے لیے متقدمین کی تصانیف سے کام نہیں چلیگا۔ اور اسکے یہ معنی لینا کہ اس کلام سے متقدمین کی تصانیف کی بے حرمتی اور مذمت مقصود ہے۔ حاشا و کلا۔ یہ بات نہیں ہی۔ قسم خدا کی اُنکو ہم سرتاج اتقیا سمجھتے ہیں اور اُنکی تصانیف سے لاکھوں نکو بلکہ کروڑوں نکو فیض پہونچا ہے اور اُنکا کلام مقبول انام ہو چکا ہے اگر اُنکے نعلین کی خاک ہمیں ملجاے تو ہم اُسکا سرمہ بنائیں مگر آجکل جو ہوا چل رہی ہی یہ ہوا دوسری ہے اور اسکا علاج بھی دوسرا ہی۔ اسلیے واعظین وناصحین کو جدید اقتضا دفعیہ جدید تدابیر سے اور نئے ہتیاروں سے کرنا چاہیے اور طرز وعظ بدلنا چاہیے جس لڑائی میں تلوار کی ضرورت ہو تو بندوق اٹھانی چاہیے اور جہاں تلوار سے ہی کام چلسکتا ہو اور دشمن پر فتحیابی ممکن ہو تو وہاں تلوار سے ہی کام لیا جاے۔ میرا یہ مقصد نہیں کہ مثنوی شریف بالکل بیکار سی طاق میں دہری رہی۔ نہیں نہیں۔ مثنوی سے بھی زمانہ حال کی ضرورتیں دیکھکر اُسکے مناسب اشعار چن لیے جائیں اور ناپید سنت و تردید بدعت و رسومات تیموری و اکبری کی بیخ کنی میں

Marfat.com

جو کار آمد ہوں اُسے وعظ میں ضرور شامل کریں اسی طرح جملہ متقدمین کی تصانیف سے موجودہ ضرورتوں پر دلائل اور مثالیں بہم پہونچائیں۔ خدا ہمارے واعظوں اور ناصحوں کو سمجھ دے۔

(۲۱) فرمایا بڑا غضب یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کے گجراتی پیرزادے اور علما بھی رسومات خلاف شرع کے پابند نظر آتے ہیں۔ پس انکے طریقے اور چلن کا اثر عوام لوگوں کی خرابی اور تباہی کا باعث ہے۔ سب سے پہلے تو انہیں کو ان رسموں سے بیزاری چاہیے۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے مگر انکو مشکل نظر آتا ہے وجہ یہ کہ انکے دلوں میں۔ خدا کا ڈر نہیں۔ قوم کی بربادی کا صدمہ نہیں۔ شریعت کے مٹنے کا رنج نہیں۔ اسلام سے محبت نہیں۔ حساب آخر کی فکر نہیں۔ ترقی کا خیال نہیں تنزل کا اندیشہ نہیں مسلمانوں کی دولت کی بربادی کا بھی افسوس نہیں پس اسلیے یہ لوگ ہمت نہیں کرتے۔ (۲۱) فرمایا۔ مینے ایک پیرزادے سے براہ دوستانہ دریافت کیا کہ تم ان رسموں کو بُرا جانتے ہو یا اچھا سنتے ہی کہنے لگے کہ بُرا جانتے ہیں۔ پھر مینے کہا کہ۔ کیا وجہ ہے کہ تم اُنکے ترک کرنے کی فکر نہیں کرتے اور لوگ بھی نہیں دیکھکر ترک نہیں کرتے اگر تم ترک کرو تو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

میں پڑی ہیں اور اُنکے ہاتھ پیرونکو جکڑ دیا ہی۔ ان بیڑیونکی جکڑ بندی سے
جو مسلمانونکو آزاد کرے وہی قوم کا رہبر ہے اور وہی ہمدرد ہی اور وہی
نجات دہندہ ہے اور سچا وہی محسن ہی۔ اور یہ کام پیرزادوں اور واعظو
سے ہوسکتا ہی۔ غیر سے نہیں۔ پس اے پیرزادو اور اے واعظو۔
مسلمانونکے حال پر رحم کہاؤ۔ اُنکی اس بُرے وقت میں مدد اور دستگیری
کرو۔ اُنکے آفتوں سے چھڑاؤ۔ اُنکی خیر خواہی اور دوستی کا ثبوت دو
اور اے مسلمانو اسلام عزت سے [illegible] جارہا ہی اُسکے سنبھلنے کی فکر کرو۔
کہاں ہیں اسلام کے جان نثار۔ اور کدہر ہیں اسلام کے مددگار۔
اور کہاں ہیں فدایان آنحضرت۔ اور کدہر ہیں عاشقان احمد مجتبیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ کیوں اسلام کی دستگیری سے آنکھوں کو [illegible] کیا۔ اور
کس [illegible] وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ اب [illegible]
اور [illegible]۔ کس [illegible] نہیں [illegible] کے ڈر سے
[illegible] کیوں [illegible] کس [illegible]
ایسی [illegible] ہی
اگر [illegible] کہ ہم نہیں [illegible] جو [illegible] ہی سے نہ چپکا تو پر لہو گیا ہی

نواب صاحب کے خاص خاص اقوال آپکی تقریروں اسپیچوں اور
[ان] سے جو اکثر انجمنوں میں آپ ارشاد فرماتے رہتے ہیں جسکو منشی
[مو]لوی سید مرتضے صاحب جمع کر رہے ہیں اور ایک رسالہ مرتب
[ک]رنیوالے ہیں جو عنقریب چھپکر شائع کیا جائیگا اسمیں سے خاکسار نے
مندرجہ بالا نصائح درد آمیز و عبرت خیز و دانش انگیز بہ استحاظ ناظرین سوانح
مندرج کر دیے ہیں۔ اس سوانح کے لکھنے میں اگر خاکسار سے کوئی خطا
سرزد ہوئی ہو تو امید کہ ناظرین اُس سے درگذر فرمائینگے از خوردان خطا
و از بزرگاں عطا۔

راقم
خاکسار عاشق حسین

Marfat.com